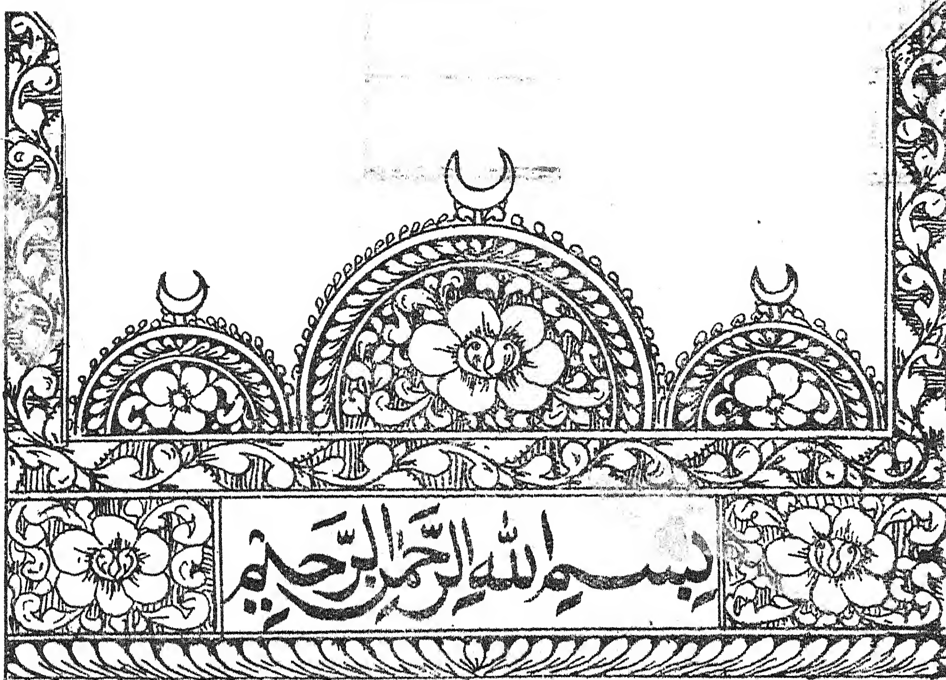
اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً وَّاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا

الحمد للّٰہ کہ این نسخۂ بینظیر در نعت حضرت بشیر و نذیر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تصنیف سخنور دقایق آگاہ حضرت الحاج خطیب قاضی دربار بادشاہ صاحب بادشاہ "رئیس و انمبارٹی" اقدم قدس سرہ مسمّٰی



باہتمام خاکسار خطیب محمد عبد الرشید کان اللہ لہ فرزند مصنف مرحوم و مغفور
نمبر ۲ کوچۂ گڈانگ مدراس

در مطبع مجیدی مدراس حلیۂ طبع پوشید



ہوا ہوں بلبل شیدا ریاض حمد سبحاں کا
بھرا کرتے ہیں حوران جناں دم میری الحاں کا

لکھوں گر وصف اک ذرہ بھی اسکے مہر احساں کا
دکھا دے صفحۂ تحریر جلوہ نسترستاں کا

ہے واجب گرچہ ہر ممکن پہ حمد اس ذات واجب کی
نگر اس عالم امکاں میں ہے کون ایسے امکاں کا

ہو رہتا تار عشق لب رنگین حضرت میں
اتارا پانی آنکھوں نے مری لعل بدخشاں کا

مثال صبح صادق دین سے اسکے ہوا روشن
وگرنہ اور ہی عالم تھا عالم کے شبستاں کا

ہیں جب تیغ زباں حق میں اس بحر شفاعت کے
خطر کیا کشتی امت کو ہو محشر کے طوفاں کا

ولائے آل و اصحاب محمد جان دیتی ہے
نہ کیوں دم انکی الفت کا بھرے ہر دم مسلماں کا

کدورت گرد دوئی کی پاک ہو آئینۂ دل سے
نظر میرا ہو جلوہ صاف یکتائی جاناں کا

ہرن چشم تصور سے ہوا ہے شوق نظارہ
کرے کیا شوق مجنوں میر وحشت کے بیاباں کا

پسِ مردن نہ کیونکر روح کو ہو چاہ قالب کی
ہمیشہ مصر میں بھی دھیان تھا یوسف کو کنعاں کا

رسائی طبع موزوں کی عطا ہو اسقدر یارب
کلام بادشہ مطبوع ہو ہر اک سخنداں کا

مشتاق ہوں میں اسلئے حسن و جمال کا
ہے نام خود جمیل مرے ذوالجلال کا

یوں ہی جو ذوق و شوق ہو اسکے وصال کا
چرچا ہر ایک حال میں ہو میرے قال کا

مختار میرے غیب و شہادت کا ہے وہی
میں معتقد نجوم کا ہوں اور نہ فال کا

بے انتہا دئیے ہیں ہمیں اس نے نعمتیں
محتاج اسکا لطف نہیں ہے سوال کا

ایسے نبیؐ کا ہم کو بنایا ہے اُمتی
پیدا کیا کسی کو نہ جسکی مثال کا

تھا وہ بشر مگر نہ ہمارے سا تھا بشر
گوہر کے روبرو نہیں رتبہ سفال کا

ساری فضیلتوں کا تھا جامع وہ شاہ دیں
باقی رہا نہ ایک بھی درجہ کمال کا

کر دیگا سرد آتش عصیاں تو کیا عجب
میری جبیں پہ ہے جو عرق انفعال کا

مشغول حمد و نعت میں اے بادشہ رہو
زیور یہی ہے شاہد علم و کمال کا

نہیں جز نعت نبیؐ لطف ہی گویائی کا
سب سے بہتر ہے یہ موقع سخن آرائی کا

دیکھے عالم جو ترے روضہ کی زیبائی کا
عمر بھر دل رہے حیرت میں تماشائی کا

غافلو عشق پیمبر کو سمجھتے کیا ہو
پہلا زینہ ہے یہی حق کی شناسائی کا

آنکھ سے دیکھ لیا روضۂ حضرت میں نے
مدعا ہو گیا حاصل مری بینائی کا

پھر مدینہ میں دوبارہ مجھے بلوا لیجے
یا نبی اب نہیں یارا ہے شکیبائی کا

عشق لیلیٰ ہے وہاں عشق پیمبر ہے یہاں
قیس کس طرح ہو ہمسر ترے سودائی کا

سجدہ گر غیر خدا کے لئے جائز ہوتا
فخر کرتا میں ترے در کی جبیں سائی کا

رشک ہر وقت کیا کرتی تھیں نسوان قریش
تھا مقدر میں حلیمہ کے شرف دائی کا

حشر تک عشق پیمبر ہے رفیق دل و جاں
گور میں بھی مجھے کچھ غم نہیں تنہائی کا

ہو گی توحید پہ کس طرح سے غالب تثلیث
ادعا ہے یہ غلط مذہب عیسائی کا

شاعرو تم کو ان اشعار سے کیا نفع ملے
عشق فرضی میں نہیں نام ہے سچائی کا

بادشہ نزع میں تم کلمۂ طیب پڑھ لو
کھو نہ بیٹھو کہیں قابو ہے یہہ دانائی کا

کرتا ہوں رقم وصف رخ سرور دیں کا
عالم ہے قرطاس پہ ہے ماہ مبیں کا

مسجود ملایک ہوئے آدم تو عجب کیا
تھا نور نبی نور جو تھا ان کی جبیں کا

محبوب زلیخا وہ یہہ محبوب الٰہی
یوسف کو ہے اعزاز کہاں اس شہ دیں کا

کیا کھوئی ضلالت دل کفار کی تو نے
دوزخ کو بنایا ہے چمن خلد بریں کا

کیسا ہی وہ عاصی ہو مگر وقت شفاعت
نکلے نہ کبھی منہ سے ترے لفظ نہیں کا

بہتر مجھے شاہی سے ہے اس در کی گدائی
خواہاں ہوں میں افسر کا نہ مشتاق نگیں کا

اسلام میں اور کفر میں بس فرق یہی ہے
ظلمت وہ ضلالت کی ہے یہ نور یقیں کا

اے بادشہ ہیچمداں وصف پیمبر

کیا باعثِ فرحت ہے مری جانِ حزیں کا

یا نبیؐ جلوہ دکھا دو عارضِ پُر نور کا
بھول جائیں حضرت موسیٰ بھی عالم طور کا

عاصیو درماں کرو تم جرم کے ناسور کا
صبح یثرب میں ہے عالم مرہم کافور کا

وصف لکھتا ہوں نبی کے حسن کا میں کیا عجب
دائرہ ہر حرف کا حلقہ ہو چشم حور کا

سارے ہوشیاروں کو قرباں کیجئے اس مست پر
کیا مقدر ہے تمہارے عشق کے مخمور کا

شوق یثرب اور ہے خوف سفر کچھ اور ہے
شہد کے طالب کو بیجا ہے خطر زنبور کا

راز اسکا حق ہی جانے حق مگر کہتے ہیں ہم
شہرہ دنیا میں ہے نفخ صور تک منصور کا

کیا مصفا مسجد نبویؐ ہے جسکے وصف کو
آئینہ کاغذ ہو خامہ چاہیئے بلور کا

جب شفاعت کی تمہاری دھوم محشر میں مچے
کیوں نہ دل اُچھلے خوشی سے خاطر رنجور کا

شاعر و للہ فرضی عشق بازی چھوڑ دو
میں موافق ہو نہیں سکتا ہوں اس دستور کا

عشق جو سچا ہے مثل روز روشن ہے عیاں
عشق فرضی تو نمونہ ہے شب دیجور کا

آستانِ مصطفےٰ کا ہوں گدا اے بادشاہ
میرے آگے کیا ہے رتبہ قیصر و فغفور کا

ہوں شیفتہ لقائے رسالت مآب کا
جلوہ ہے داغ دل میں مرے آفتاب کا

یاد آرہا ہے وہ گل عارض جناب کا
آنسو کو میرے آج ہے رتبہ گلاب کا

نشہ ہے مجھ کو عشق نبیؐ کے شراب کا
عالم ہے منکروں کے دلوں پر کباب کا

جرم و گناہ میرے بھلا کس حساب میں
میں ہوں غلام شافع یوم الحساب کا

نوبت زوال کفر کی پہنچی کہاں کہاں
ڈنکا بجا ہے دین کے جب رعب و داب کا

سیماب پارہ پارہ ہو غیرت سے کیا عجب
ہجر نبیؐ میں ہے وہ سماں اضطراب کا

ہم کسکے امتی ہیں اے دوزخ تو غور کر
وہ اور ہونگے خوف ہو جنکو عذاب کا

شیریں ہوا ہے چاہ انس کا وہ آب شور
ادنیٰ سا یہ اثر تھا نبیؐ کے لعاب کا

افسوس بحر حرص و ہوا میں ہیں غرق ہم
ہے زندگی ہماری نمونہ حباب کا

مکہ میں آئیں اور لکھیں شوخیہ غزل
اے بادشہ یہ کام نہیں ہے ثواب کا

عشق رخ سرور ہے جو ماوا میرے دل کا
ہے غیرت خورشید تجلا میرے دل کا

ذکر لب معجز ہے مسیحا میرے دل کا
زندہ ہو نہ کس طرح یہ مردہ میرے دل کا

کیونکر نہ مٹے حشر میں دھڑکا میرے دل کا
ہے نام پیمبرؐ جو وظیفہ میرے دل کا

جا پہنچوں مدینہ ہے ارادہ میرے دل کا
ہر دم ہے تقاضا یہی میرا میرے دل کا

عالم ہے ہر اک دل سے نرالا میرے دل کا
جز نعت نبیؐ دل نہیں لگتا میرے دل کا

اک حمد الٰہی ہے دگر نعت نبیؐ ہے
وہ راحت جاں ہے یہ سہارا میرے دل کا

رویا میں بھی دیکھا نہیں میں نے رخ احمد
ہے ہے ابھی سوتا ہے نصیبا میرے دل کا

پروانہ یہ دنیا کی ہوا سے شمع رسالت
ہو جائے فدا تجھ پہ پتنگا میرے دل کا

سرسبز ہے دل میں جو تیرا نخل محبت
محشر میں ملیگا مجھے ثمرا میرے دل کا

عصیاں سے بچا بادشہ ہیچمداں کو

اب تو ہی نگہباں ہے خدایا میرے دل کا

اگر نہ دیدارِ نبیؐ مجھکو اے رضواں ہوگا
باغِ فردوس مرے حق میں بیاباں ہوگا

شاد و خرم ترے عارض سے مسلماں ہوگا
دیکھے گر زلف کو کافر تو پریشاں ہوگا

شمع پہ ہوتا ہے پروانہ فدا عالم میں
تیرا پروانہ ہر اک شمع کا ارماں ہوگا

لبِ جاں بخش سے پڑ جائے اگر تیرا لعاب
کیوں نہ ہر چشمہ یہاں چشمۂ حیواں ہوگا

اسلئے خلد میں حاجت نہیں مہر و مہ کی
رُخ پہ پُرنور وہاں تیرا درخشاں ہوگا

لبِ رنگیں کے تصور میں ہے آنسو جاری
درِ غلطاں یہ مرا لعلِ بدخشاں ہوگا

تیرے ہونے سے ہی سب کچھ یہ ہوا ہے ورنہ
آسماں ہوگا زمیں ہوگی نہ انساں ہوگا

تیرے رخسارِ مصفا کا اگر وصف کہوں
دلِ آئینہ بھی ہر آئینہ حیراں ہوگا

بادشہ عشق ہے اس مہرِ رسالت کا مجھے
دل نہ اک ذرہ قیامت میں ہراساں ہوگا

کسی سے وصف شاہِ انبیا کا ہو نہیں سکتا
کبھی قطرہ کے منہ سے وصفِ دریا ہو نہیں سکتا

رخِ حضرت سے اے شمس و قمر تشبیہ کیونکر دوں
کرو تم لاکھ بھی منت یہ اصلا ہو نہیں سکتا

تنِ اقدس پہ زیبا خلعتِ ختمِ رسالت ہے
قسم حق کی قیامت تک بھی تم سا ہو نہیں سکتا

تمہاری قدر و عزت کا مدارج کا مراتب کا
بجز اللہ کے کوئی شناسا ہو نہیں سکتا

یہاں محبوبِ حق ہے اور وہاں سب حور و غلماں ہیں
مدینہ سے کبھی فردوس اچھا ہو نہیں سکتا

دلاتے خوف کیوں ہو واعظو تم روزِ محشر کا
شفیع المذنبیں کیا اپنا ملجا ہو نہیں سکتا

بتوں پہ سب فدا ہیں میں فدا اپنے پیمبر پہ — کسی کا میرے دل پہ کچھ اجارا ہو نہیں سکتا

نبی کے عاشقوں سے قیس ہمسر ہو یہ بیجا ہے — خذف پارہ کسی دن دُرِّ یکتا ہو نہیں سکتا

ملادے خاک میری بعد مردن خاکِ طیبہ سے — صبا کیا تجھ سے اتنا کام میرا ہو نہیں سکتا

ہے انکی اک نگاہ لطف کافی **بادشہ** مجھکو
جوادنیٰ امتی ہوں کیا میں اعلیٰ ہو نہیں سکتا

ترے روضہ پہ دوبارہ جو مرا قرار ہوتا — مری جان صدقہ ہوتی مرا دل نثار ہوتا

میں مدینہ جاکے آیا مرا مدعا نہ پایا — نہ تھے یہ نصیب میرے کہ وہاں مزار ہوتا

تری دید خواب میں بھی نہ ہوئی مجھے میسر — مرا بخت خفتہ شاید نہیں ہوشیار ہوتا

کیا خاتم الرسالت تجھے خالق جہاں نے — تو نبی جہاں میں کیونکر کوئی زینہار ہوتا

کبھی آشکار ہوتی نہ خدا کی یہ خدائی — نہ ترا وجود اطہر اگر آشکار ہوتا

مری آنکھ کیوں نہ سمجھے اُسے سرمۂ جواہر — ترے گور کا میسر جو مجھے غبار ہوتا

میں درود پڑھکے ہر دم ترا نام لے رہا ہوں — یہ لحاظ میں نہ کرتا تو قصوروار ہوتا

تری ہجر کی مصیبت نہ اگر مجھے ستاتی — کبھی غمزدہ نہ ہوتا نہ تو بیقرار ہوتا

مجھے ہو یقین اسدم ترے در پہ ہو رسائی — مری زیست کا اگر کچھ مجھے اعتبار ہوتا

دم گریہ وصف کرتا جو ترا ای بحر خوبی — مرا اشک قطرہ قطرہ دُرِ شاہوار ہوتا

تری اک نظر جو پڑتی ای سحاب لطف رحمت — مرا گلشن مقاصد ابھی پر بہار ہوتا

نہ رہے اگر وہاں تو مجھے خلد ہے بیابان — گل تر ہر اک وہاں کا مرے حق میں خار ہوتا

یہی فخر پادشہ کو دم باز پرس بس تھا
ترے خادموں میں شاہا جو مرا شمار ہوتا

دین متین ہے پھیلا نزدیک و دور تیرا
گویا ہے اے پیمبر ہر جا ظہور تیرا

کفار و مشرکیں سب پچھتائینگے سراسر
جاہ و حشم جو دیکھیں روز نشور تیرا

قدرت ہے وہ خدا کی یہ فضل ہے خدا کا
پائینگے حسن کیونکر غلمان حور تیرا

فعلی رضائی قولی سنت کے ہیں جو پیرو
لطف و کرم انہیں پر ہوگا وفور تیرا

ہیں صاف تر مبشر توریت اور انجیل
اور دے گیا ہے بیشک مژدہ زبور تیرا

تو خاتم الرسل ہے سردار دو جہاں ہے
رتبہ رقم کروں کیا میں ای حضور تیرا

شیدا نہ ہو جو تیرا مومن وہ کس طرح ہو
رکھتا ہے عشق دل میں ہر اک ضرور تیرا

تھا عرش رب ای موسیٰ معراجگاہ احمدؐ
معراجگہ زمیں پر تھا کوہ طور تیرا

دوزخ سے تو چھڑا کر جنت ہمیں دکھائے
ہوگا زبہر امت دل ناصبور تیرا

ای پادشہ شفیع محشر نبیؐ ہے اپنا
کیا غم ہے گر ہے بیحد جرم و قصور تیرا

یا نبی کس کے نہیں دل میں ہے ارماں تیرا
کون مداح نہیں صاحب ایماں تیرا

کون میں کیا ہوں کروں عشق کا دعوی کیونکر
عشق خود رکھتا ہے جب حضرت رحماں تیرا

ہم سے نعت یہی کہتی رہی صبح و مسا
حد نہیں میری کوئی اور نہ پایاں تیرا

عاصیاں حشر میں یوں تجھکو پکار اٹھینگے
اک وسیلہ ہمیں یٰسین کے سلطاں تیرا

کسریٰ شاں اسکی ہی کسری سی اگر نسبت دوں — فوقیت رکھتا ہے دارا پہ بھی درباں تیرا

وقف سب کچھ ہے یہ تیرے لئے ای عشق نبی — جسم تیرا ہے بجا نقد دل و جاں تیرا

کیوں سکندر بھی نہ ششدر رہو صفائے رخ سے — آئینہ رہتا ہے ہر آئینہ حیراں تیرا

مصر میں اس لئے کہلایا عزیز عالم — نور رکھتا تھا جبیں پر مہ کنعاں تیرا

نار گلزار بھلا کیوں نہوا ہے ابراہیم — نور سے کسکے تھا عارض یہ درخشاں تیرا

فخر کرتے ہیں رسل ذات معلّیٰ پہ تری — یا نبی تجھپہ ہر اک وصف ہے نازاں تیرا

بلبل باغ مدینہ ہوں مجھے کیا پروا — ہو مبارک تجھے رضواں یہ گلستاں تیرا

بادشہ کو نہیں کونین میں کچھ خوف و ہراس
حشر میں ہاتھ مرا اور ہے داماں تیرا

مجھ سے رقم جو وصف شہ انبیا ہوا — ہر ایک حرف قابل صلّ علا ہوا

پرتو فگن جو عشق حبیب خدا ہوا — دل میرا گویا آئینۂ حق نما ہوا

ہیں دل سے آستان نبی کا گدا ہوا — نام اپنا بادشہ جو ہوا کیا بجا ہوا

جامع ہے تو جمیع فضائل کا یا نبی — تجھ سا نہ دوسرا ہیں کوئی دوسرا ہوا

تیری نظر نے کردیا ذرّہ کو آفتاب — قطرہ ترے کرم سے دُر بے بہا ہوا

تیرے سحاب فیض و ہدایت کا ہی طفیل — توحید کا ہے باغ جو پھولا پھلا ہوا

کرتا ہے قصد بلدۂ طیبہ جو دل مرا — رہتا ہے شوق دو قدم آگے بڑھا ہوا

پیش خدا میں جاؤنگا محشر میں بادشاہ

نعت نبی کا ہاتھ میں دفتر لیا ہوا

ہجر احمد میں نہ پوچھو مجھ سے کیا جاتا رہا
صبر و استقلال کا بھی حوصلہ جاتا رہا

وائے ناکامی پڑے ہیں ہند میں یوں ہم
سوئے طیبہ قافلہ پر قافلہ جاتا رہا

عشق احمدؐ نے مٹایا دل سے ہر عشق غیر
آشنا قایم رہا نا آشنا جاتا رہا

نکہت مشک و گلاب اس راہ سے آتی رہی
جس گلی جس راہ سے شاہِ انبیا جاتا رہا

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مر مٹے
ہائے کیا پایا تھا ہم نے ہم کیا جاتا رہا

لطف شوق دید میں ہے آنکھ میری مبتلا
دیکھنا روضہ کا وہ صبح و مسا جاتا رہا

شرق سے تا غرب جب ڈنکا بجا توحید کا
زور کفر و شرک کا جاتا رہا جاتا رہا

کہتے تھے روح الامیں وقت وفاتِ مصطفےٰؐ
لطف اس دنیا میں آنیکا جو تھا جاتا رہا

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
شوق ای رضواں مجھے فردوس کا جاتا رہا

سچی سچی مدح گوئی کا ہے چرچا بادشاہ
اب تو فرضی عشق بازی کا مزا جاتا رہا

رنگ نعتِ مصطفےٰ جسدم نمایاں ہوگیا
ہر سخن میرا گل گلزار رضواں ہوگیا

تیرے غم میں جو مثال ابر گریاں ہوگیا
واہ کیا سر سبز اسکا باغ ایماں ہوگیا

شوق دیدار پیمبر جب رقم کرنے لگا
صفحۂ قرطاس میرا نرگستاں ہوگیا

کعبہ میں پائی ہے میرے مردہ دل نے زندگی
آبِ زمزم مجھکو گویا آبِ حیواں ہوگیا

دولتِ دین نبی نے دی وہ قدر و منزلت
دہر میں ہر مورچہ شکل سلیماں ہوگیا

نوع انساں میں کیا خلاق نے پیدا مجھے — اشرف المخلوق جب سے نام انساں ہو گیا

بچ گئے نار جہنم سے مریضان فراق — سوز الفت تیرا انکے حق میں درماں ہو گیا

فتح گویا ہو گئی سب دشمنان دین پہ — نفس سرکش پہ اگر غالب مسلماں ہو گیا

چھپ کے رہ گئے نہیں جس طرح انجم کی ضیا — رتبہ یوں اگلے کتب کا پیش قرآں ہو گیا

میں جو سلطان رسل کے در کا ہوں ادنیٰ گدا
بادشہ میرا تخلص مجھکو شایاں ہو گیا

ہے تیری حشر میں امداد کیا کیا — ہوے دوزخ سے ہم آزاد کیا کیا

منادی تونے کی توحید کی جب — مٹایا کفر اور الحاد کیا کیا

ہدایت سے ہوا معمور عالم — ضلالت ہو گئی برباد کیا کیا

بہار وحدت حق کا ہے جلوہ — ہے پھولا گلشن ایجاد کیا کیا

لکھا ہے میں نے وصف چشم سرور — ہے استادوں کا اسپر صاد کیا کیا

ہزاروں سیکڑوں امت میں تیری — ہوے اقطاب اور اوتاد کیا کیا

نبوت کس کو ہے جز شہ ملک میں — معزز ہے یہ آدم زاد کیا کیا

طبیاں عیں غمزدہ ہوں مضطرب ہوں — تیری فرقت کی ہے بیداد کیا کیا

دوبارہ جا کے جب پہونچوں مدینہ — کرونگا نالہ و فریاد کیا کیا

میں مداح نبی ہوں **بادشہ** آج
ملیگی شاعروں سے داد کیا کیا

اللہ اللہ حشر میں کس شان سے آئینگے آپ
رستگاری امت عاصی کو دلوائینگے آپ

کیسی ہمدردی نوازش کسقدر امت پہ ہے
گر نہ ہو ہمراہ یہ جنت میں کب جائینگے آپ

نور کے لیکر طبق وقت ولادت سب ملک
کہتے تھے اس دہر میں تشریف لائینگے آپ

خوش نصیبی ہے مری کیا اس سے بڑھکر فخر ہو
گر دوبارہ پھر مجھے یثرب میں بلوائینگے آپ

بیگماں حق کی اطاعت ہے اطاعت آپکی
گویا فرمان الہی ہے جو فرمائینگے آپ

کسکو تھا معلوم یوں ہوگی ضلالت کالعدم
اور یوں نور ہدایت اپنا چمکائینگے آپ

پائیگی گلشن فردوس کو مہر اسلام
خاک کو میری مدینہ میں جو پہنچائینگے آپ

رشک رخ سے آپکے خورشید ہوگا زرد رو
پارہ پارہ ہو قمر انگلی جو بتلائینگے آپ

جو مصدق آپکے ہیں خوش رہینگے حشر میں
جو مکذب ہیں دل ہی دل میں پچھتائینگے آپ

پاک فرضی عشق سے ہے پادشہ کی شاعری
مجھ سے اے رنگیں مزا جو لطف کیا پائینگے آپ

شب معراج ہے اے اہل نظر آجکی رات
کس قدر رحمت حق کا ہے اثر آجکی رات

پردۂ غیب سے ہر وقت صدا آتی ہے
ہو مبارک اے مسافر یہ سفر آجکی رات

کیا کرے سدرہ سے پرواز یہ روح امیں
ہے پرے عرش کے حضرت کا گزر آجکی رات

سرنگوں کیوں نہوں انجم یہی کہتا ہے براق
پشت پہ ہے میری اک رشک قمر آجکی رات

اک تجلی سے ادھر طور پہ بیہوش تھے کلیم
ہمکلامی ہوئی خالق سے ادھر آجکی رات

خلق کیں خالق عالم نے بہت سی راتیں
رکھتی ہے ان میں مگر شان دگر آجکی رات

حوریں جنت میں فلک پر یہ ملک کہتے ہیں
صدقے تم پر ہیں دل و جان و جگر آجکی رات

قاب قوسین او ادنیٰ کا جو کچھ تھا مفہوم
ہے مکمل ہی نشہ جن و بشر آجکی رات

نہ ملا ہے کسی مرسل کسی پیغمبر کو
تم نے پایا ہے جو کچھ عز و وقار آجکی رات

نہ فقط گلشن جنت کا کیا نظارہ
اہل دوزخ کی بھی لی تم نے خبر آجکی رات

بست و ہفتم جو رجب کی ہے مبارک شب ہے
طاعت حق میں رہیں تا بہ سحر آجکی رات

قدر کیا ہوگی صدف کی نہ جب ہیں گہر
صدف ماہ رجب میں ہے گہر آجکی رات

بادشہ پاؤ گے کس طرح جزا کل کا دن
خواب غفلت میں اگر ہوگی بسر آجکی رات

کس کا ہے نام ورد زباں بار بار آج
میرا دہن ہے میری زباں پر نثار آج

نعت نبی ﷺ پہ ہے مرا دار و مدار آج
صل علیٰ کی کیوں نہو ہر جا پکار آج

سینہ ہے میرا ہجر پیمبر سے داغ داغ
کیا خوشنما ہے میرے چمن کی بہار آج

جنت میں بھی کہونگا تری دید بس مجھے
حور و قصور کا میں نہیں خواستگار آج

باصدق دل غلام شہ انبیاء ہوں میں
کیا یہ زمیں فلک پہ ہے میرا وقار آج

لکھتا ہوں وصف نکہت گیسوئے مصطفیٰ
صدقے مرے سخن پہ ہے مشک تتار آج

امت ہی کہیگی قیامت میں یا نبی ﷺ
تیرے سوا ہے کون ہمیں غمگسار آج

کیا جانوں میں کہ کب ہے مدینہ کا پھر سفر
حد سے گزر گیا ہے مرا انتظار آج

تعداد اہل فہم کی ان میں قلیل ہے
شاعر ہیں یوں جہاں میں ہزاروں ہزار آج

مداح مصطفےٰ ہوں تخلص ہے بادشاہ
غیروں کی مدح سے ہے مجھے ننگ و عار آج

شوق دیدار نبیؐ ساتھ رہا میرے بعد
گل نرگس مری تربت پہ کھلا میرے بعد

یا نبیؐ داغ محبت ترا لیجاتا ہوں
بس ہے اس شمع کی مرقد میں ضیا میرے بعد

دست و پا میری گناہوں کی گواہی دینگے
یہی دشمن ہیں مرے روز جزا میرے بعد

کہا حضرت نے کہ دنیا میں جو چھوڑا دو چیز
ایک قرآن دگر آل عبا میرے بعد

یہی دو چیز تمھارے لئے ہیں حبل متیں
یہی دکھلائیں تمھیں راہ ہدا میرے بعد

نیک اعمال فقط حشر میں کام آئینگے
ہیں عبث قصر و مکان سیم و طلا میرے بعد

خاک کو میری ذرا خاک مدینہ میں ملا
اتنا احسان کرای باد صبا میرے بعد

میں اٹھوں حشر میں عشاق نبیؐ کی صف میں
یہی کافی ہے مرے حق میں دعا میرے بعد

آہ کس درد سے فرمائینگے محشر میں نبیؐ
میری امت ترا کیا حال ہوا میرے بعد

بادشہ فکر ہے کیا گر نہیں اب قدر سخن
خلق کو میرے سخن کا ہے مزا میرے بعد

برتر ہے سب رسل سے عظمت تری پیمبرؐ
اور افضل امم ہے امت تری پیمبرؐ

کیونکر رکھیں نہ دل سے الفت تری پیمبرؐ
ہے عین طاعت حق طاعت تری پیمبرؐ

تو فخر دو جہاں ہے تو اشرف زماں ہے
جن و ملک کئے ہیں خدمت تری پیمبرؐ

قہر و غضب سے حق کے بچتا نہ کوئی انساں
گر خلق پر نہ ہوتی رحمت تری پیمبرؐ

جس طرح حق کی عزت تو خوب جانتا ہے — معلوم ہے خدا کو عزت تری پیمبر
زیر لوا ہوں تیرے محشر میں انبیا حبیب — کیا کچھ عیاں نہ ہوگی شوکت تری پیمبر
تھا رنج تیغ تک بھی امت کی بہتری کا — بھولی نہیں ہے جانی شفقت تری پیمبر
دنیا کے سب عجائب کو میں نظر گرا دوں — دیکھوں جو اک نظر میں تربت تری پیمبر
بے چین دل کو میرے کیا چین کی ہو صورت — رویا میں بھی نہ دیکھی صورت تری پیمبر

مدح و ثنا ہے تیری مملو کلام رب سے
اس پادشہ سے کب ہو مدحت تری پیمبر

شیفتہ ہوں دل سے حسن احمد مختار پر — کب نظر میری پڑیگی اب کسی دلدار پر
داغہائے دل ادھر آنکھیں ادھر ہیں اشکبار — سچ تو ہے بارش بھی ہونی چاہئے گلزار پر
جا پہنچتا اڑ کے طیبہ میں پیمبر کے حضور — بازوؤں میں گر عطا کرتا خدا دو چار پر
شربت دیدار پلوا دو مسیحائی کرو — یا نبی کیجے کرم اس ہجر کے بیمار پر
شوق سے جب یا محمد کا کروں نعرہ بلند — زلزلہ ڈالوں زمین و دشت پر کہسار پر
ملک یثرب میں اگر آئے مجھے خواب اجل — میں کروں گا ناز اپنے طالع بیدار پر
دوست اور دشمن پہ بھی یکساں توجہ کی نظر — لطف تھا تیرا برابر یار پر اغیار پر
فر جمشیدی کو کیا سمجھیں غلامان نبی — شوکت دارا فدا ہے آپ کے دربار پر
وصف ہے توحید کا شایاں اگر حق کیلئے — ختم ہے شان رسالت سید ابرار پر

حسن اصلی کو ہو کیا زیور کی حاجت بادشاہ

سادگی کو فخر ہے بالکل مرے اشعار پر

رہوں میں بحرِ نعتِ مصطفےٰ سے آشنا ہو کر
مرا ہر اک سخن چمکیگا دُرِ بے بہا ہو کر

پڑا ہوں ہند میں اب میں مدینہ سے جدا ہو کر
یقیں ہے شوق پہنچائے مجھکو رہنما ہو کر

خیالِ گلشنِ یثرب رہیگا بعد مردن بھی
عجب کیا روح جا پہنچے وہاں بادِ صبا ہو کر

شرف پایا شبِ معراج سیرِ قاب قوسین کا
ہوا مقبول تجھہ سا کون ختم الانبیا ہو کر

شبِ معراج پایا تو نے رتبہ قابِ قوسین کا
گیا اور آگیا اک پل میں تو عرشِ علا ہو کر

اسی کا دھیان ہو دل میں اسی کا ذکر ہو لب پر
رہوں تا مرگ یا رب محوِ عشقِ مصطفےٰ ہو کر

تصور میں گلِ رخسارِ حضرت کے جو روتا ہوں
ٹپک پڑتے ہیں میرے اشک عطرِ موتیا ہو کر

تنِ مردہ میں مشتاقانِ حج کے جان آتی ہے
ملا ہے آپ نے حرم کیا انھیں آبِ بقا ہو کر

سماں اسوقت محشر میں رہیگا دید کے قابل
کھڑے ہیں جب سینکڑوں عاصی تہِ زیرِ لوا ہو کر

شفاعت کیلئے اک جنبشِ لب تیری کافی ہے
ہزاروں جائینگے جنت کو دوزخ سے رہا ہو کر

جہاں میں تیرے انوارِ ہدایت ہیں عجب پھیلے
ہر اک ذرہ درخشاں ہے یہاں شمس الضحیٰ ہو کر

کرو سچی محبت شاعرو تا نفع ہو تم کو
بھلا کیا پاؤ گے عشقِ بتاں میں مبتلا ہو کر

خطاب بادشہ مشہور ہے میرا جو عالم میں
شرف پایا یہ میں کوچے احمد کا گدا ہو کر

زباں نعت کے ہے سنانے کے قابل
ہے دل اپنا قربان جانے کے قابل

بنانا تھا جیسا بنایا ہے حق نے
ہے پھر کون تجھ سا بنانے کے قابل

شفاعت کے محتاج عاصی ہیں ورنہ
خدا کو ہیں کیا منہ دکھانے کے قابل
نبوت ہوی ختم اب مثل تیرے
نہیں کوئی دنیا میں آنے کے قابل
پس ذات خالق جو کچھ ہے بزرگی
فقط تو ہی تھا اس کے پانے کے قابل
نہوتا جو غیروں کو ممنوع سجدہ
ترا روضہ تھا سر جھکانے کے قابل
عبث دینداری کا دعوی ہے سب کو
بہت کم ہیں اس کے نبھانے کے قابل
تم اے شاعر و عشق فرضی کو چھوڑو
یہ ہرگز نہیں اس زمانے کے قابل

ضعیفی میں اے **بادشہ** غم یہی ہے
رہا میں نہ یثرب کو جانے کے قابل

عشق رسول پاک میں ہے بیقرار دل
ہے رشک لالہ زار مرا پر بہار دل
سردار مرسلین پہ ہے میرا انثار دل
کعبہ سے عرش سے ہے فزوں باوقار دل
لگتا نہیں ہے دل مرا جز نعت مصطفیٰؐ
صدقے ہوں میرے دل پہ نہ کیوں بیشمار دل
دنیا کی خواہشیں نہ مسخر کریں اسے
پہلو میں دیکھ لیتا ہوں میں بار بار دل
اعدا کو بد دعا کے عوض تونے دی دعا
اللہ رے ترا وہ عطوفت شعار دل
اس دل کو نذر کرنے کے قابل ہے چیز کیا
امت کا نزع تک جو رہا غمگسار دل
کیونکر ہوں منکران نبیؐ میرے روبرو
میدان عشق میں ہے مرا شہسوار دل
معدوم نیکیاں ہیں ہجوم گناہ ہے
کیا لیکے جاؤں پیش خدا شرمسار دل
محکم رہیں جو عشق خدا و رسول میں
ڈھونڈھیں تو ایسے شو میں ملینگے دو چار دل

ہر آن تیرے شوق زیارت میں یا نبیؐ
سیماب کی طرح ہے مرا بے قرار دل

یکساں فراق و وصل میں مضطر ہے بادشاہ
کیوں کر قرار پائے گا یہ دلفگار دل

دہر میں آئے غمِ عشقِ نبیؐ کھانے کو ہم
خلد میں جانے کو ہم ہیں نعمتیں پانے کو ہم

رکھتے ہیں سینے میں اپنے سکہ ہائے داغِ عشق
نذر دربار نبیؐ میں ساتھ لیجانے کو ہم

دلمیں عشق مصطفےٰؐ ہے کب ہے اچھا دخل غیر
کسطرح کعبہ میں رکھیں آہ بتخانے کو ہم

تھی یہی حسرت ترے شمع مزار پاک پر
کاش کر دیتے تصدق دل کے پروانے کو ہم

خیر امت کا لقب ہمکو ہے اے خیر الوریٰ
خوش نصیبی ہیں اپنی خوب اترانے کو ہم

تو شفیع المذنبیں ہے ہم ہیں عاصی پُر خطا
جز ترے کسکو سنائیں اپنے افسانے کو ہم

پیروی کرتے نہیں کچھ تیرے قول و فعل کی
کیا فقط ہیں امتی دنیا میں کہلانے کو ہم

آفریں ہے جوش پر وحشت پہ اسکے مرحبا
سب سے دانا جانتے ہیں تیرے دیوانے کو ہم

ہم مدینہ تو گئے لیکن نہ اس جا مر مٹے
عمر بھر تقدیر پہ ہیں اپنی پچتانے کو ہم

بادشہ عاجز نہ کرتا گر بصارت کا فتور
تھے بہت رنگ سخن عالم میں دکھلانے کو ہم

کہا رُوئے نبیؐ نے گل سے خوشتر ہوں تو میں ہی ہوں
بیاں تھا زلف کا سنبل سے بہتر ہوں تو میں ہی ہوں

جہاں میں محوِ وصفِ چشمِ سرور ہوں تو میں ہی ہوں
مثالِ نرگسِ شہلا جو ششدر ہوں تو میں ہی ہوں

ہے مملو گنجِ دل سرمایۂ عشقِ پیمبرؐ سے
جو سلطاں ہوں تو میں ہی ہوں تونگر ہوں تو میں ہی ہوں

میں صدقے اس زباں کے جس زباں سے تو نے فرمایا
شفیع المذنبیں حق سے مقرر ہوں تو میں ہی ہوں

ترے روئے منور کا پڑیگا عکس گر شاہا
نہ کیوں آئینہ بول اٹھے سکندر ہوں تو میں ہی ہوں

رسالت کے سما کا مہر انور ہے تو ہی شاہا
مثال ذرہ سب امت میں کمتر ہوں تو میں ہی ہوں

ذلیل و خوار ہوں لیکن محب سرور دیں ہوں
محب ہو عین پستی میں جو برتر ہوں تو میں ہی ہوں

رقم کرنے لگا جب شعر تیرے وصف دنداں میں
کہا ہر ایک مصرع سلک گوہر ہوں تو میں ہی ہوں

شہید و مجھکو محشر میں نہ کیونکر سرخروئی ہو
شہید تیغ ابروئے پیمبر ہوں تو میں ہی ہوں

تمام اوقات میں اپنے کیا ضائع گناہوں میں
دو روزہ عمر پہ اپنی ستمگر ہوں تو میں ہی ہوں

نبیؐ کی نعت ہے اے بادشہ ورد زباں جب سے
زباں بھی مجھ سے کہتی ہے سخنور ہوں تو میں ہی ہوں

موج ہوں سیل ہوں قلزم ہوں نہ دریا ہوں میں
ہاں مگر طبع رواں نعت میں رکھتا ہوں میں

طالب دید ہوں مشتاق ہوں شیدا ہوں میں
ہوں فقط اپنے نبی کا نہ کسی کا ہوں میں

روضۂ سرور دیں آنکھ سے دیکھا ہوں میں
چشم بد دور عجب مرتبہ رکھتا ہوں میں

دوستو چلئے ذرا دیکھئے یثرب کی بہار
تم نہ ہو جاؤ فدا اسپہ تو چھوٹا ہوں میں

قاب قوسین کے اسرار کہوں میں کیوں کر
چھوٹا منہ بات بڑی اسلئے ڈرتا ہوں میں

کیا جلائیگی تو اے آتش دوزخ مجھکو
پہلے تو غور یہ کر امتی کس کا ہوں میں

کہا خالق نے کہ سب چاہتے ہیں میری رضا
یا نبی تیری رضا چاہنے والا ہوں میں

نہیں امید فقط حشر میں ہے مجھکو یقین
بات بنجائیگی گو لاکھ بگڑا ہوں میں

نظر آیا جو مدینہ کا مجھے گورستان — دل لگا کہنے اسی موت پہ مرتا ہوں میں

بادشہ ہوں میں فقط ملک سخن کا اپنے
نہ فریدوں نہ سکندر ہوں نہ دارا ہوں میں

ہم عشق پیمبر کا اثر دیکھ رہے ہیں — بیتاب دل و جان و جگر دیکھ رہے ہیں
روضہ پہ تصدق ترے ہوتے ہیں ہمیشہ — گردش میں جو ہم شمس و قمر دیکھ رہے ہیں
پرتو ہے یہ شاید لب و دندانِ نبیؐ کا — پتھر میں جو ہم لعل و گہر دیکھ رہے ہیں
ای مصحف رخسار نبی تیری بدولت — عشاق کا دل زیر و زبر دیکھ رہے ہیں
امت میں ہیں ہم شافع محشر کے وہ ہیں اور — جو نار جہنم کا ضرر دیکھ رہے ہیں
اللہ رے شادابیٔ گلزار شریعت — ہر خار کو اب ہم گل تر دیکھ رہے ہیں
آتا ہے نظر جلوۂ توحید الٰہی — ہم چشم بصیرت سے جدھر دیکھ رہے ہیں
کب صاحب زر عازم حرمین ہوا ہے — بے زر کو مگر بستہ کمر دیکھ رہے ہیں
افسوس نہ کیوں فہم خلایق پہ ہو ہمکو — جب بے ہنری کو بہ ہنر دیکھ رہے ہیں

صد شکر ہے ہم پادشہ ہیچداں کو
مداح نبیؐ شام و سحر دیکھ رہے ہیں

خواہاں نہ فرضی حسن نہ فرضی بتاں کے ہیں — وارفتہ ہم ازل سے شہ انس و جاں کے ہیں
محشر میں وہ شفیع تمام عاصیاں کے ہیں — غمخوار جملہ عاجز و بیچارگاں کے ہیں
سب کچھ طفیل رحمت عالم کا ہے یقین — دنیا میں جو مزے ہمیں امن و اماں کے ہیں

ہم کو یہاں کے ذلت و عزت سے کام کیا
لعل و گہر جواہر و زر سے ہیں قیمتی،

عزت کے خواستگار فقط ہم وہاں کے ہیں
الفاظ نعتیہ جو ہماری زباں کے ہیں

دلکو جناں اپنے نبی کا ہے ہر زماں
طیبہ کے مدح خواں سے نہو ہمسری کبھی

اور مشغلے زبان کو آہ و فغاں کے ہیں
ای واعظو جو مدح کناں تم جناں کے ہیں

دوزخ یہ گرمیاں تو کسی اور کو بتا
کہنے لگے ملک شب معراج یا خدا،

ہم امتی پیمبر آخر زماں کے ہیں
کیا کیا تواضع آج تیرے میہماں کے ہیں

بلوا لو پھر دوبارہ مدینہ میں یا نبی
ارماں بہت یہ بادشہ خستہ جاں کے ہیں

جسکو تمہارے عشق کا دنیا میں غم نہیں
مدحت سرا تمہارے فقط ایک ہم نہیں

محشر میں شادماں وہ خدا کی قسم نہیں
سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

کیونکر مثال زلف معنبر سے دیجئے،
درگاہ ایزدی میں کسی کو جز آپ کے

مشک ختن میں بو ہے مگر پیچ و خم نہیں
یہ مرتبہ یہ فخر یہ جاہ و حشم نہیں

امی جو آپ کا ہے لقب کیا مضائقہ
کہتا ہی ہے بلبل دل پھول کر

کیا زیر حکم آپ کے لوح و قلم نہیں
یثرب سے بڑھ فضا مجھے باغ ارم نہیں

مہتاب جسطرح نہیں خورشید کی مثال
کیا جانے آپ کے قد والا کا مرتبہ

خورشید مثل عارض شاہ امم نہیں
جو مثل سرو عشق میں ثابت قدم نہیں

کبتک رہے تمہاری زیارت سے بے نصیب

اس بادشہ پہ کس لئے لطف و کرم نہیں

اسلام کیا ہے دین ہو کیا کچھ خبر نہیں
دل میں اگر محبت خیر البشر نہیں

خالی کوئی زمین نہیں بحر و بر نہیں
امت نبیؐ کی ہم کو بتاؤ کدھر نہیں

یثرب کو جاؤ راہ میں کوئی خطر نہیں
دنیا میں اس سفر سا مبارک سفر نہیں

ہیں مالا مال دولت عشق نبیؐ سے ہوں
کیا غم ہے میرے پاس اگر سیم و زر نہیں

دونوں جہاں میں تیری طرح کوئی بانیؐ
ہادی نہیں رسول نہیں راہبر نہیں

تیری ہی شان وہ تیرے آگے کسی کو بھی
عظمت نہیں ہے جاہ نہیں ہے وقر نہیں

پہنچا ہے تو وہاں شب معراج یا نبیؐ
جس جا پہ جبرئیل امیں کا گذر نہیں

سن سن کے مژدہ تیری شفاعت کا ہم کو اب
محشر کا خوف کچھ نہیں دوزخ کا ڈر نہیں

شیطاں کو کیوں نہ جنت دل سے نکال دوں
بدلہ اگر پدر کا نہ لے وہ پسر نہیں

دلچسپیاں ہیں ملک عدم کی عجیب تر
جاتے ہیں سب اُدھر کوئی آتا ادھر نہیں

آزاد جو ہیں دین سے کیا انسے نفع قوم
سرو چمن کو دیکھئے اس میں ثمر نہیں

کس منہ سے دعویٰ کیجئے اصلاح قوم کا
دل میں بہت ہے جوش زباں میں اثر نہیں

نیت اگر ہو خیر کی ہر طرح خیر ہے
عمدہ تریں بشر ہے وہی جس میں شر نہیں

پائی ہے ہم نے نعمت اسلام عمدہ تر
گو تیری نعمتوں کا الٰہی حصر نہیں

اشعار کیا سناؤ گے پیری میں بادشاہ
وہ دلفزا بہار نہیں وہ جگر نہیں

نبیؐ کی مدح و ثنا بار بار کرتے ہیں
چمن کو دین کے ہم پُر بہار کرتے ہیں

عطا کیا ہے خدا نے ہمیں رسولؐ ایسا
کہ جس پہ سارے رسل افتخار کرتے ہیں

جنوں ہے عشقِ پیمبرؐ کا مومنو ہم کو
ہم اپنا دامنِ دل تار تار کرتے ہیں

نہیں فلک پہ یہ پھرتے ہیں مہر و مہ دو لوب
طواف روضہ کا با انکسار کرتے ہیں

ہمیں یقیں ہے کہ اعمال نیک عالم میں
پیادہ جو ہے اسے شہسوار کرتے ہیں

فرشتو چھوڑ دو امت میں ہوں محمدؐ کی
شمار کیوں مرا روزِ شمار کرتے ہیں

سلام جلد حضورِ نبیؐ میں پہنچا دے
ترا اے بادِ صبا انتظار کرتے ہیں

نکالو فرضی محبت کو شاعرو دل سے
جو دیندار ہیں وہ اس سے عار کرتے ہیں

گیا وہ اگلا زمانہ وہ شاعری بھی گئی
قدیم طرز کو کیوں اختیار کرتے ہیں

سخن کا اور بہت ہی وسیع ہے میداں
امورِ فرضی پہ کیوں انحصار کرتے ہیں

اے بادشاہ نہیں لطف طول گوئی میں
سخن کو اس لئے ہم اختصار کرتے ہیں

صفِ عشاقِ پیغمبرؐ میں داخل ہم بھی ہوتے ہیں
فقط مضطر نہیں دل چشم اپنے نم بھی ہوتے ہیں

نہ جائیں خلد میں ہرگز نہ ہو ہمراہ گر امت
بھلا روزِ جزا ایسے کوئی ہمدم بھی ہوتے ہیں

ادھر ہے عالمِ دنیا اُدھر ہے عالمِ عقبیٰ
یقیں ہے بہرہ ور تم سے یہ دو عالم بھی ہوتے ہیں

نہیں ہے اک رسالت کا شرف ذاتِ محمدؐ میں
خدا کے خاص وہ اسرار کے محرم بھی ہوتے ہیں

ہے یہ حکمت خدا کی پیروانِ ملتِ اسلام
کسی جا پر زیادہ ہیں کسی جا کم بھی ہوتے ہیں

احادیث نبیؐ بہر ہدایت ہی نہیں ہر گز
وہی زخم دل عشاق کے مرہم بھی ہوتے ہیں

وہی مومن ہیں جو دل سے فدا ہیں نام حضرتؐ پر
وہی احکام کی تعمیل میں محکم بھی ہوتے ہیں

ترا رتبہ ہے اعلیٰ ای سر شک عشق مصطفوی
کہاں تیرے مقابل کوثر و زمزم بھی ہوتے ہیں

یہی دین نبی کی ہے صداقت روبرو جس کے
ہزاروں سرکش و مغرور کے سر خم بھی ہوتے ہیں

جو سنتے ہیں کلام **بادشہ** وہ داد دیتے ہیں
وہ حاصل ذوق کرتے ہیں خوش و خرم بھی ہوتے ہیں

تجلی کر دوں مقابل کر کے روئے لمعہ افگن کو
ستاروں کو قمر کو برق کو خورشید روشن کو

تجھی سے نخلبند دو جہاں نے کر دیا شاداب
ثمر کو شاخ کو غنچوں کو گل کو سارے گلشن کو

مٹایا صفحۂ ہستی سے تیرے شرف مقدم نے
ضلالت کو بھی کفر و شرک کو بدعت کے مسکن کو

عجب دہشت ہوئی پیدا ترے مبعوث ہوتے ہی
نصارا کو یہودوں کو عرب کے سارے دشمن کو

ظہور دین احمدؐ نے ترقی بخشی ہے کیا کیا
فراست کو لیاقت کو ہنر کو علم کو فن کو

ہمارے دل سے یارب دور کیجیے بہر پیغمبرؐ
ریا کو حرص کو شر کو ہوائے نفس رہزن کو

طفیل نعت کیا ای **بادشہ** طاقت ملی ہے اب
قلم کو ہاتھ کو دل کو زباں کو روح کو تن کو،

سخنورو نہ کبھی یوں مچل مچل کے چلو
یہ راہ نعت نبیؐ ہے یہاں سنبھل کے چلو

مدام شرع نبیؐ پر قدم رہے ثابت
عتاب حق ہو تمہیں گر ذرا پھسل کے چلو

سفر ہے ملک بقا کا ہر ایک کو درپیش
چلو تو ساتھ مگر توشۂ عمل کے چلو

نہیں ہے خوب گناہوں کی یہ گرانباری
خدا کے پاس جو جانا ہے ہلکے ہل کے چلو

شفیع اپنا ہے محشر میں احمد مرسلؐ
طرف بہشت کے دوزخ سے تم نکل کے چلو

نہیں ہے کوئی بھی مشکل رہ اطاعت میں
یہ نفس بد ہے عدو اس کا سر کچل کے چلو

نبیؐ کے امتی ہونے کا فخر بیجا ہے
ذرا بھی دین سے اسکے اگر بدل کے چلو

جہاں میں نام تمہارا ہو شمع سا روشن
جو سوز عشق نبیؐ میں پگھل پگھل کے چلو

اجل سے پہلے جو ممکن ہے نیکیاں کرلو
ملال و حزن سے فردا نہ ہاتھ مل کے چلو

ای بادشاہ لکھو سادہ سادہ نعت نبیؐ
کبھی نہ طرز پہ تم عشقیہ غزل کے چلو

ریاض نعت کی تاثیر دیکھو
گل افشاں ہے مری تقریر دیکھو

ہوئے ہیں کس کی ہم امت میں پیدا
ہماری خوبیٔ تقدیر دیکھو

نہیں لاتی ہے اب بوے مدینہ
صبا کرتی ہے کیا تاخیر دیکھو

بھرا ہے دل مرا عشق نبیؐ سے
نہو باور تو اسکو چیر دیکھو

یہاں کیا قدر عشاق نبیؐ کی
تم انکی حشر میں توقیر دیکھو

قدم کیونکر اٹھے اب سوئے یثرب
پڑی ہے حرص کی زنجیر دیکھو

فقط اک جنبش مژگان حضرت
دل کفار کو تھی تیر دیکھو

شفاعت کی ادہر امید ہم کو
گناہوں کی ادہر توقیر دیکھو

کرو کچھ رحم اے عالم کے رحمت
یہ امت ہے پر از تقصیر دیکھو

مجبو چھوڑ دو جھوٹے فسانے — پڑھو قرآن اور تفسیر دیکھو
ای فرضی عاشقو تم کچھ کرو غور — عبث ہے آپ کی تحریر دیکھو
درخت سرو سے زنہار زنہار — نہ کھاؤ گے کبھی انجیر دیکھو

مدینہ دیکھنے اے **بادشہ** پھر
ہوی باطل ہر اک تدبیر دیکھو

شفیع المذنبیں تم ہو محمد مصطفا تم ہو — مریضان گنہ ہم ہیں دوا تم ہو شفا تم ہو
خدا کے بعد افضل کوئی رتبہ میں نہیں تم سا — صفت ہر ایک ہے تم میں سزا وار ثنا تم ہو
خدا کی ہے قسم ہمکو نہیں طوفان کا خدشہ — یقیں ہے کشتی امت کی اپنے ناخدا تم ہو
خدا کے گو کہ ہو بندے خداوند اپنے ہیں لیکن — خدا سے جدا لیکن خدا سے کب جدا تم ہو
نبی کا عشق ہے ہمکو نبی کے مدح خواں ہم ہیں — عجب ہے شاعر و فرضی بتوں کے مبتلا تم ہو
تمہیں ہو باعث عالم ہو تم فخر بنی آدم — نبی اعظم و اکرم رسول رہنما تم ہو
اگر ہے دین مثل آسمان خورشید تم اسکے — کہیں خورشید کو گر دین ہم اسکی ضیا تم ہو
خدا نے کیسے پیغمبر کی امت میں کیا داخل — ای امت شک نہیں ہے صاحب جنت رسا تم ہو
مقرب بارگاہ ایزدی میں کون ہے ایسا — جہاں میں جتنے مرسل آئے انکے پیشوا تم ہو
فنا کے اور بقا کے بھید سے جو کوئی واقف ہے — وہ یہ کہتا ہے ہم عین فنا عین بقا تم ہو

گدائی ہیں در احمد کے لطف بادشاہی ہے
ہزاروں شکر ہے ای **بادشہ** اسکے گدا تم ہو

جو دیکھیں حضرت موسیٰ تری رخسار روشن کو
عجب کیا بھول جائیں جلوۂ وادی ایمن کو

کیا ہے نرم تونے سیکڑوں دلہائے دشمن کو
بنایا موم واں داؤد نے تھا ایک آہن کو

جو دیکھا قابل سجدہ ترے محراب ابرو کو
مہ نو نے جھکا رکھی ہے ابتک اپنی گردن کو

مثال خار کھٹکے گر غم ہجر نبی کیا غم
خوشی سے پھول کر جاؤنگا میں جنت کے گلشن کو

جو دعویٰ تھا ترے چشم و زباں سے اسلئے حق نے
نہ دی بینائی نرگس کو نہ دی گویائی سوسن کو

وہ اک مخلوق قدرت ہے یہ گنج سر وحدت ہے
ہو کیونکر عرش سے نسبت تری اس پاک مدفن کو

رہ عصیاں میں لغزاں ہے سنبھالو بادشہ کو اب
کہاں جائیگا بیکس چھوڑ کر حضرت کے دامن کو

نبی ﷺ کا عشق محکم دل کے اندر دیکھتے جاؤ
خدا کے پاس درجے اپنے برتر دیکھتے جاؤ

لکھا نعت نبی ﷺ کا میں نے دفتر دیکھتے جاؤ
فدا سب قدسیاں ہیں آج اسپر دیکھتے جاؤ

بہار روضۂ حضرت کے آگے خلد ہے کیا شئے
نظر کہتی ہے ساری عمر یکسر دیکھتے جاؤ

شب معراج حضرت سے یہی جبریل کہتے تھے
تمہاری عظمت و شوکت کا منظر دیکھتے جاؤ

مدینہ کا جو گورستان دیکھا دل لگا کہنے
ہمارا بخت ان سب کا مقدر دیکھتے جاؤ

مبارک قبر سے اپنی نکل کر یا رسول اللہ ﷺ
اس امت کا تمہاری حال بدتر دیکھتے جاؤ

ربیع الاول آیا غلغلہ صل علیٰ کا ہے
مبارک نعت کا چرچا ہے گھر گھر دیکھتے جاؤ

سمجھ لو لشکر خوف الٰہی کی ہے فیروزی
تم اپنے نفس بد کو گر مسخر دیکھتے جاؤ

ترقی کی خوشی کیسی تنزل کا الم کیا ہے
دکھائے جو خدا تم کو برابر دیکھتے جاؤ

فلک پر بادشہ دیکھو گے کیا عقد ثریا کو
ہمارے شاہد معنی کا زیور دیکھتے جاؤ

خدا کی شان ہے تم باوقار کیسے ہو — حبیب حضرت پروردگار کیسے ہو

شفیع کون قیامت میں ہے تمہارے سوا — گناہگاروں کے تم غمگسار کیسے ہو

جو خاصگان خدا ہیں تم انکے ہو سرتاج — رسول کیسے ہو تم نامدار کیسے ہو

تمہارے گیسو و رخ پر فدا ہیں ہم دل سے — نہ پوچھے کوئی کہ لیل و نہار کیسے ہو

خجل جو تم سے ہیں حورین تو منفعل غلماں — ہر ایک طرح سے تم طرحدار کیسے ہو

خدا کے بعد ہو تم سب سے افضل و اعلیٰ — میں کیا بتاؤں کہ باافتخار کیسے ہو

تمہارا اسمہ ہمیں سُر جواہر ہے — تم اے مدینہ کے گرد و غبار کیسے ہو

نہ محو ہونگے کبھی داغہائے عشق نبیؐ — مکانِ دل کے ای نقش و نگار کیسے ہو

ہے خستہ حال اس امت کا یا نبیؐ دیکھو — اٹھو مزار سے زیبِ مزار کیسے ہو

نبیؐ کے قول کی یارو نہ ہو اگر تقلید — پھر ان کے امتی جان نثار کیسے ہو

خدا جو چاہے عجب کیا مدینہ پہنچو گے
ای **بادشاہ** کہو بے قرار کیسے ہو

حبذا دین کا سالار ہے وہ — سارے محکوم ہیں مختار ہے وہ

انبیا سب ہیں مثال انجم — ان میں خورشید پرانوار ہے وہ

پائینگے اس کے وسیلے سے نجات — ہم گنہگاروں کا غمخوار ہے وہ

کیوں نہ ہو ہمکو ہوائے یثرب — ہم عنادل ہیں تو گلزار ہے وہ
بار فرقت جو رکھا ہے ان کا — حشر کے روز سبکبار ہے وہ
مہ نو کرتا ہے جسکو تسلیم — آپ کا ابروئے خمدار ہے وہ
جس زباں میں نہیں توصیف نبی — حیف بے قدر ہے بیکار ہے وہ
نقد الفت ہو ترا جسکے پاس — باغ رضواں کا خریدار ہے وہ

بادشہ پہ ہو عنایت کی نظر
خستہ و عاجز و ناچار ہے وہ

فدا ہو کیوں نہ دل تجھ پر ہمارا یا رسول اللہ — نہیں تجھ سا کوئی خالق کا پیارا یا رسول اللہ
تمنا ہے نہ جنت کی نہ شوق حور و غلماں ہے — ہمیں بس ہے ترے رخ کا نظارا یا رسول اللہ
رہیگا سرخ رو بیشک وہی مومن قیامت میں — ہے تیرے عشق کا جسکو سہارا یا رسول اللہ
جو کچھ ہے آرزو دل میں مدینے کی سفر کی ہے — نہیں ہے خواہش بلخ و بخارا یا رسول اللہ
عروج عظمت توحید تھی منظور سر تا سر — جو تجھ پر حق نے قرآں کو اتارا یا رسول اللہ
ترے رحم و شفاعت کا جو دریا موجزن ہوگا — کرے گیا ہمکو دوزخ کا شرارا یا رسول اللہ
پسندیدہ تھی یکتائی تری کس درجہ خالق کو — نہ تھا سایہ کا ہونا بھی گوارا یا رسول اللہ
عبث ہیں میری آنکھیں عبث میری بصارت ہے — نہ دیکھا آجتک روضہ تمہارا یا رسول اللہ

ادب سے سرنگوں رہتا ہے کلک بادشہ ہر دم
ہے تیری نعت کب لکھنے کا یارا یا رسول اللہ

بر آئی ہے تمنا بعد مدت یا رسول اللہ
میسر آج ہے تیری زیارت یا رسول اللہ

کہاں ہوں کون ہوں کیا دیکھتا ہوں آج آنکھوں سے
مجھے اس خوش نصیبی پر ہے حیرت یا رسول اللہ

بہار گنبد خضرا کا نظارہ جو پایا ہوں
نہ کیوں ہو سبز میری کشت قسمت یا رسول اللہ

نہ تھا میں بندۂ ناچیز قابل ایسی نعمت کا
فقط اللہ کی ہے یہ عنایت یا رسول اللہ

نہیں پھولا سماتا ہوں خوشی سے اپنے جامہ میں
ملی ہے جیتے جی اب سیر جنت یا رسول اللہ

ملائک کر رہے ہیں در پہ تیرے جبہہ فرسائی
بشر کیا ہے بشر کی کیا حقیقت یا رسول اللہ

ہے واقف جس طرح سے تو خدا کی شان و عظمت کا
خدا ہی جانتا ہے تیری عظمت یا رسول اللہ

کمالات و فضائل جسقدر سب انبیا میں تھے
ملی ان سبکی تجھکو جامعیت یا رسول اللہ

میان عالم و حق برزخ کبریٰ ہے تو بیشک
تری کچھ اور ہی شان رسالت یا رسول اللہ

کہوں کیا میں ہے تجھ پر منکشف حالت مری یکسر
نہیں کچھ عرض حاجت کی ہے حاجت یا رسول اللہ

ہوئی افسوس کچھ مجھ سے نہ پابندی شریعت کی
نہ میں نے کی ادا خالق کی طاعت یا رسول اللہ

نہ رغبت نیک کاموں سے نہ نفرت تھی گناہوں سے
رہا کس درجہ مجھکو خواب غفلت یا رسول اللہ

سراپا مجرم و عاصی ہوں نادم ہوں پشیماں ہوں
مگر ہوں داخل افراد امت یا رسول اللہ

تری امت میں ہونیکا نہ کیونکر فخر ہو مجھ کو
تھی سارے انبیا کو جسکی رغبت یا رسول اللہ

شفیع المذنبین ہے رحمۃ للعالمین ہے تو
نگاہ لطف ہی تیری کفایت یا رسول اللہ

ترے اصحاب کے تیرے مکرم آل کے صدقے
قیامت میں مری کیجے شفاعت یا رسول اللہ

زباں کو کس بشر کے ہے تری توصیف کا یارا
قلم کو کسکے ہے لکھنے کی طاقت یا رسول اللہ

گدا ہوں تیرے در کا بادشہ کہتے ہیں سب مجھکو
یہ کافی ہے مجھے دنیا میں عزت یارسول اللہ

مرے دل کو ہے نسبت اسطرح عشق پیمبر سے
جدائی غیر ممکن ہے عرض کو جیسے جوہر سے

نہیں مقصود جنت سے نہ جنت کے کسی گھر سے
مری آنکھوں کو دلچسپی مدینے کے ہی منظر سے

مجھے کیا کام فرضی حسن سے اور فرضی دلبر سے
میں سچا ہوں مجھے سچی محبت ہے پیمبر سے

ترے مست مئے الفت کو کچھ پروا نہیں ہرگز
نہ جنت سے نہ دوزخ سے نہ دنیا سے نہ محشر سے

بجز قلب سخنور کب کوئی قدر سخن جانے
صفت زر کی اگر کچھ پوچھنا ہو پوچھو زرگر سے

لکھوں کیونکر قلم سے وصف پیغمبر کے گیسو کا
بنا ہوں روشنائی میں نہ جب تک مشک و عنبر سے

نہ رو کو خلد سے مجھکو نبی کا امتی ہوں میں
جو پرسش ہو فرشتو پوچھ لو تم اپنے داور سے

غم ہجر نبی میں اشک جو بہتے ہیں آنکھوں سے
فزوں رتبہ ہے انکا آب زمزم آب کوثر سے

مری امید کی کھیتی ابھی سرسبز ہو جائے
ذرا سا یا نبی تیرا اگر ابر کرم برسے

نبی کے آستاں کی ہے گدائی بادشہ حاصل
مجھے ہے برتری جمشید و دارا و سکندر سے

ہے دل و البتہ کوئے سید ابرار سے پہلے
ہوں شیدا اسکا ای رضوان تری گلزار سے پہلے

نہو عشق نبی گر کیا صداقت اپنے ایماں کی
میں پوچھونگا یہی ہر مومن و دیندار سے پہلے

محبت میں نبی کی پائی ہے انصار نے سبقت
مہاجر گرچہ ایماں لائے تھے انصار سے پہلے

مجھے جنت میں لیجا نیکی کوشش بعد اوسکے ہو
بچا لو یا نبی مجھکو عذاب نار سے پہلے

مبارک نام حضرت کا جو آتا ہے مرے لب پر
لبوں کو چوم لیتی ہے زباں کس پیار سے پہلے

بشارت آپکی سب دیتے آئے ہر زمانہ میں
پیمبر جتنے آئے احمد مختار سے پہلے

فقط تائید حق کی تھی غلط ہے قول غیروں کا
نہیں اسلام پھیلایا گیا تلوار سے پہلے

ادھر ظلم و ستم تھا ادھر لطف و عنایت تھی
پڑا تھا آپ کو کیا سابقہ کفار سے پہلے

مسیحا آپ ہو میرے میں بیمار محبت ہوں
مجھے سیراب کر دو شربت دیدار سے پہلے

خدا نے دی ہے کیا توفیق اچھی بادشہ تجھکو
کہاں رجحان تھا یوں نعتیہ اشعار سے پہلے

رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن بہتر ہے
دل و جاں نام پر انکے جو ہو قربان بہتر ہے

انہیں سے ہمکو عزت ہے انہیں کی ہمکو الفت ہے
انہیں کا ذکر ہے پیارا انہیں کا دھیان بہتر ہے

وہی سرتاج ہیں سب کے وہی محبوب ہیں رب کے
انہیں کی شرع اچھی ان کا ہر فرمان بہتر ہے

خدا کے بعد افضل جز محمدؐ کے نہیں کوئی
اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمان بہتر ہے

کہینگے اہل محشر دیکھ کر اعزاز پیغمبرؐ
خدا کی سلطنت میں واہ کیا دیوان بہتر ہے

سلاطین زمانہ کے تمامی جاہ و حشمت سے
گدایانِ در احمد کی عز و شان بہتر ہے

مدینہ اپنا مسکن ہو مدینہ اپنا مدفن ہو
یہی ہے آرزو عمدہ یہی ارمان بہتر ہے

مبارک ذات حضرت اسطرح ہے جملہ مرسل میں
خدا کے سب کتب میں جس طرح قرآن بہتر ہے

کیا ہے تو نے پیدا ہم کو امت میں محمدؐ کی
الٰہی تیرے احسانوں میں یہ احسان بہتر ہے

یہاں خوشتر ہے ہمکو سیر گلزار مدینہ کی
وہاں شاید تجھے فردوس کے رضوان بہتر ہے

یہی جنت میں عشاق نبیؐ حوروں سے کہدینگے ❊ جو کچھ بہتر ہے حسن سید اکوان بہتر ہے

پلا دو شربت دیدار اب ای ساقئ کوثر ❊ مریضان محبت کو یہی درمان بہتر ہے

جنوں ہے عشق احمدؐ کا ہوں پرزے دامن دل کے ❊ ہمارے واسطے صحرائے عربستان بہتر ہے

شریعت کا ہے جو پابند دل ہے اسکا اعلیٰ تر ❊ ہے جسکو خوف عقبیٰ کا وہی انسان بہتر ہے

خلاف شرع داخل گر کوئی بھی بات ہو اسمیں ❊ نہ وہ توحید بہتر ہے نہ وہ عرفان بہتر ہے

الٰہی بادشہ کو رکھئے محکم حب احمدؐ میں
ہمیشہ خانۂ دل میں یہی مہمان بہتر ہے

پھر دوبارہ مجھے یثرب کی زیارت ہوجائے ❊ اوج پہ پھر جو مرا نیر قسمت ہوجائے

کس لئے دیر ہے اب جلد قیامت ہوجائے ❊ یا نبیؐ امت عاصی کی شفاعت ہوجائے

جائیں ہم خلد میں کفار جلیں دوزخ میں ❊ غم اُدھر اُن کو ادھر ہمکو مسرت ہوجائے

حمد کا لے کے لوا حشر میں جب تو نکلے ❊ انس و جن کیا ہیں فرشتوں کو بھی حیرت ہوجائے

اشک عشق نبوی کو ہے وہ رتبہ حاصل ❊ کیا عجب کوثر و تسنیم پہ سبقت ہوجائے

تیری شیریں سخنی کی جو لکھوں میں توصیف ❊ میرے ہر لفظ میں مصری کی حلاوت ہوجائے

گنج قاروں کی مرے پاس حقیقت کیا ہے ❊ گر میسر تری دیدار کی دولت ہوجائے

گر ہو ثابت قدمی میری رضائے حق میں ❊ جو مصیبت ہو مرے واسطے راحت ہوجائے

ایسی توصیف کے ہم ہونگے نہ ہرگز قائل ❊ اک سر مو جو جدا ہم سے شریعت ہوجائے

چھوڑیں یکلخت وہ بوسیدہ خیالات اپنے ❊ فرضی عشاق کو یارب یہ ہدایت ہوجائے

شاعری سے یہی مقصود ہے اے شاہ رسل
بادشہ کی ترے مداحوں میں شہرت ہو جائے

شفیع المذنبین جب سے محمد مصطفیٰ ٹھہرے
دل امت میں خوف حشر گر ٹھہرے تو کیا ٹھہرے

تفاوت ہے یہی اپنے نبی میں اور عیسیٰ میں
پرے وہ عرش کے پہنچے یہ بالائے سما ٹھہرے

نہ نکلے منہ سے کچھ ہاں نعت حضرت دمبدم نکلے
نہ ٹھہرے دل میں کچھ ہاں عشق شاہ انبیا ٹھہرے

جو منکر دین کا ہے نزد حق نزد رسول حق
برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے برا ٹھہرے

جگر میں دل میں جاں میں تیری جب عشق و ولا ٹھہرے
نہ کیوں ہر دم زباں پر یا محمد کی صدا ٹھہرے

نہ کیونکر وصف گیسو سورۂ واللیل کو کہیے
ترے رخسار کی توصیف میں جب والضحیٰ ٹھہرے

غبار روضۂ اطہر جو یثرب سے صبا لائے
ضیائے چشم کے خاطر وہ عمدہ توتیا ٹھہرے

کرم سے یا نبی ہم کو مدینہ جلد بلوا لو
دل عشاق میں صبر و تحمل تا کجا ٹھہرے

طریقت اور حقیقت کا ملے کیا راستہ ہم کو
شریعت میں نہ مستحکم قدم جب اپنا ٹھہرے

خیالی شاعروں سے دور مداحان حضرت ہیں
وہ مشتاق نبی اور یہ بتوں کے مبتلا ٹھہرے

مدینہ کے سفر کی کس طرح رغبت مکمل ہو
نہ جبتک شوق خود مانند خضر رہنما ٹھہرے

قلم تیرا چلے کیا بادشہ نعت پیمبر میں
یہاں ہر صاحب طبع رسا جب نارسا ٹھہرے

دل میں جگر میں جاں میں ہے الفت رسول کی
منہ پر زباں پہ لب پہ ہے مدحت رسول کی

مملو کلام حق میں ہے عظمت رسول کی
ہے لاکلام سب پہ فضیلت رسول کی

مطلوب کیوں نہو مجھے رویت رسولؐ کی
ای چشم ہے یہ عین محبت رسولؐ کی

دیکھینگے دو حشر دیکھینگے عزت رسولؐ کی
وہ دید یہ وہ شان وہ شوکت رسولؐ کی

میزان ہیں پلصراط ہیں موقف ہیں حشر ہیں
کس کس جگہہ نہ ہوگی شفاعت رسولؐ کی

دو ٹکڑے چاند ہوگیا لاکھوں کو آن ہیں
ششندر بنائی ایک اشارت رسولؐ کی

لیلی کی داستاں ہے نہ مجنوں کا ذکر ہے
ہم تو بیان کرتے ہیں عظمت رسولؐ کی

کیوں نوبت زوال نہ ہو شرک و کفر کو
ڈنکا بجا رہی ہے شریعت رسولؐ کی

جبتک تھا ان میں دم دم امت ہی بھرتے تھے
کیا عاصیوں پہ عام تھی شفقت رسولؐ کی

کھل جائے تا نصیب ہماری نصیب کے
یارب ہو اب نصیب زیارت رسولؐ کی

خرم نہ ہوگا دل ترا اے **بادشہ** کبھی
جبتک نہ دیکھے آنکھ سے تربت رسولؐ کی

پوچھو مت دنیا سے کیا لیجائینگے
نام اچھا یا برا لے جائینگے

گور میں ہم کیا ضیا لے جائینگے
شمع عشق مصطفےٰ لے جائینگے

تم جو چاہو بے چلو لے شاعرو
ہم پیمبرؐ کی ثنا لے جائینگے

غور کیجے امتی کس کے ہیں ہم
کیسے ہم دوزخ میں ڈالے جائینگے

قرب حق پائینگے عشاق رسولؐ
ہیں جو منکر وہ نکالے جائینگے

جلد بلوا لو مدینہ یا نبیؐ
دل کو ہم کبتک سنبھالے جائینگے

شایق دیدار حضرت ہوں مجھے
حوریں آنکھوں میں بٹھالے جائینگے

سوئے یثرب میرے دل کے ساتھ ساتھ
شوق و ارماں کے رسالے جائینگے

شرمساری عذرخواہی عاجزی
ہم یہی پیش خدا لے جائینگے

خالی جائینگے نہ ہم اے بادشاہ
اہل محفل کی دعا لے جائینگے

عشق رسولِ پاک کا بیڑا اٹھائیے
قرب خدا کا اس سے نتیجا اٹھائیے

نام اپنا دینداری میں اچھا اٹھائیے
خلد بریں کا لطف دوبالا اٹھائیے

مقدم کی خیر رحمتِ خالق منائیگی
اپنا قدم جو سوئے مدینا اٹھائیے

دل میں ہمارے گویا ہے یہ نقش کالحجر
کیونکر خیال یثرب بطحا اٹھائیے

ہم ہیں نیاز مند نبیؐ ہم کو کیا ضرور
فرضی بتوں کے ناز جو بیجا اٹھائیے

آیا ہے جو کہ مہد میں دیکھیگا وہ لحد
اس زندگی کا دل سے بھروسا اٹھائیے

دیدار دوست کی ہے تمنا اگر تمھیں
غفلت کا اپنی آنکھ سے پردا اٹھائیے

غیروں کا عشق اور ہے عشق نبیؐ ہے اور
کیوں سنگ غیر اور وزنگینا اٹھائیے

منظور گر مسرت عقبیٰ ہے بادشاہ
بارِ غمِ رسول ہمیشا اٹھائیے

ترے عشاق کی محشر میں عزت ہونیوالی ہے
انھیں حاصل ہر اک جنت کی نعمت ہونیوالی ہے

نہ گھبراؤ گنہگارو تمھیں اپنے پیمبرؐ سے
عنایت ہونیوالی ہے شفاعت ہونیوالی ہے

معزز تر وہی ہیں جن کے دل میں نور ایماں ہے
یقیں کفار کو خواری و ذلت ہونیوالی ہے

مبارک ہے وہ دل جس میں تری مہر و الفت ہے
مبارک وہ زباں ہے جس سے مدحت ہونیوالی ہے

ڈرو اللہ سے اے منکرین دین پیغمبرؐ
تمھیں اک دن قیامت میں قیامت ہونیوالی ہے

کہا حق نے تو ختم المرسلیں بیشک ہے تیرے بعد
نہ دنیا میں نبوت اور رسالت ہونیوالی ہے

گھمنڈ عظمت کا تھا گردوں کو لیکن یہ نہ تھا معلوم
زمیں پہ یا نبیؐ تیری ولادت ہونیوالی ہے

مزاحم ہو نہیں سکتے کبھی اسباب دنیاوی
دوبارہ گر مدینہ کی زیارت ہونیوالی ہے

بتوں کے عشق کے اشعار کا خواہاں نہیں کوئی
مہذب سلسلے میں اس سے نفرت ہونیوالی ہے

نہ چھوڑو مشغلہ نعت نبیؐ کا بادشہ ہرگز
طفیل اسکے رسا اپنی طبیعت ہونیوالی ہے

منہ سے سخن جو نعت نبیؐ کے نکل گئے
الفاظ سارے نور کے سانچے میں ڈھل گئے

ہجر نبیؐ میں آہ کے شعلے نکل گئے
خرمن قرار و صبر کے یک لخت جل گئے

عشاق مصطفےٰ میں ہو روشن انہیں کا نام
جو سوز دل سے شمع کی صورت پگھل گئے

چھٹتا نہیں ہے موت کے پنجے سے کوئی بھی
گر آج بچ گئے تو سمجھ لو کہ کل گئے

صحبت بدوں کی کرتی ہے نیکو نکو بھی خراب
کیچڑ ہوئی زیادہ تو پاؤں پھسل گئے

حق ادب ادا نہ ہوا ہم سے دوستو
روضہ پہ مصطفےٰ کے جو ہم سر کے بل گئے

رکھا جو تیغ شمر نے حلق حسینؓ پہ
لرزا ہوا افلاک کو ملک ہاتھ مل گئے

دائم رہے سعید ازل دیں پہ استوار
جو تھے شقی وہ دین متیں سے بدل گئے

اے بادشاہ اپنے گناہوں کو کرکے یاد

گو ضعف ہجر تھا مگر آنسو نکل گئے

نہ کوئی شوق و ارماں دل میں اب نہار باقی ہے — فقط عشق جناب احمدؐ مختار باقی ہے

بہار خلد پر رضواں تجھے یہ فخر بیجا ہے — زمیں پر کوچۂ احمدؐ کا جب گلزار باقی ہے

دماغ اپنا نہیں محتاج ہرگز مشک و عنبر کا — خیال زلف حضرت ہمیں جب ہر بار باقی ہے

فنا ہونے کو آئے ہم ہر اک لائق فنا کے ہے — اگر باقی ہے ذات حضرت دادار باقی ہے

میں کہدونگا فرشتوں سے نہ لیجاؤ جہنم کو — ابھی دل میں امید رحمت غفار باقی ہے

تصدق گر نہیں ہے تو نبیؐ کی پاک تربت پر — تری گردش کیوں ای سپہر پُر آزار باقی ہے

نبیؐ کی وصف کا حق کب ہوا پورا ادا مجھ سے — مرے پہلو میں دل منہ میں زبان بیکار باقی ہے

خدا کے واسطے اب ای اجل اتنی نہ جلدی کر — مدینہ کی دوبارہ حسرت دیدار باقی ہے

گناہوں پر گنہ کرتے رہے شام و سحر افسوس — نہ توبہ کوئی باقی ہے نہ استغفار باقی ہے

رہو گے گر نہ تم باقی تو غم کیا بادشہ اس کا
جہاں میں جب تمہاری شہرت اشعار باقی ہے

زباں سے نعت محمدؐ اگر ادا ہو جائے — مری زباں پہ زباں بھی نہ کیوں فدا ہو جائے

اگر وہ ابر کرم مہرباں ذرا ہو جائے — ابھی یہ باغ تمنا ہرا ہرا ہو جائے

جو تیری قرب کی نعمت ہمیں عطا ہو جائے — بعید کیا ہے اگر قرب کبریا ہو جائے

نجات چاہیگا ابلیس بھی تو کیا ہے عجب — جو دھوم تیری شفاعت کی برملا ہو جائے

رکھے جو صدق سے دل میں ہوائے عشق نبیؐ — جہاں کی حرص و ہوا اسے کیوں ہوا ہو جائے

ادھر ہو مہر عرب اور ادھر مہ کنعاں — ملیں جو ہر دو قیامت میں کیا مزا ہو جائے

ہیں انکی زلف کی توصیف میں پریشاں ہو — کہوں جو مشک ختن مو بمو خطا ہو جائے

فراق اس گل عارض کا گر رلائیگا — گلابی عطر سے آنسو مرا سوا ہو جائے

ای بادشاہ بجا ہے طفیل نعت نبیؐ
ترے کلام کا شہرہ جو جا بجا ہو جائے

ہم کبھی عشق نبیؐ سے نہیں ٹلنے والے — شمع پروانہ ہیں اس شمع پہ جلنے والے

دین احمدؐ سے بدلنے دو بدلنے والے — کف افسوس ہیں وہ حشر میں ملنے والے

یاد آئیگی وہاں بھی ہمیں یثرب کی فضا — گلشن خلد سے کب ہم ہیں بہلنے والے

حب دنیا نہیں بعضوں کو نکلنے دیتی — یوں تو یثرب کو نکلتے ہیں نکلنے والے

راستہ قرب الٰہی کا وہی پائینگے — دل سے جو شرع پیمبر پہ ہیں چلنے والے

بادہ خواروں کا سنبھلنا تو ہے بالکل آساں — ہیں کہاں نشۂ دولت میں سنبھلنے والے

قلزم دہر میں مداح پیمبرؐ گویا — صدف قلب سے موتی ہیں اگلنے والے

نفع کیا ان سے جو ہیں دین نبیؐ سے آزاد — سرو گلشن نہیں ہوتے کبھی پھلنے والے

بادشہ میں نہ لکھوں گا کبھی جز نعت نبیؐ
سارے اشعار ہیں اس سانچے میں ڈھلنے والے

جہاں کے عشق بازوں میں ہمارا کچھ جدا دل ہے — ہر اک شام و سحر پابند عشق مصطفا دل ہے

طفیل عشق احمد کیا صفائی پائی ہے دل نے — سکندر طبع ہوں میں اور میرا آئینا دل ہے

ہر یک دم تا دم آخر جو دم امت کا بھرتا تھا
رسول اللہ کا رتبہ ہے یوں سارے رسولوں میں

یقیں ہے مجکو لیجائیگا پھر اک دن مدینہ کو
وسیلہ مغفرت کا اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا

نہ متحمل ہوے ارض و سما بار امانت کے
جہاں میں جسکو غفلت رہتی ہے احکام شرعی سے

کسی دن نرم ہوتا ہی نہیں خوف الٰہی سے
نہ فرضی عشق ہے مجھکو نہ جھوٹا ہے سخن میرا

اسی کا مبتلا دل ہے اسی کا آشنا دل ہے
تمام اعضائے انسانی میں جیسا مقتدا دل ہے

تن اپنا مثل کشتی ہے تو اسکا ناخدا دل ہے
نبیؐ کا نام ہے ورد زباں محو ثنا دل ہے

جو متحمل ہوا اسکا تو وہ انسان کا دل ہے
سزا پائیگا وہ محشر میں اسکا نا سزا دل ہے

یہ کیا پہلو میں میرے سخت پتھر سے سوا دل ہے
میں سچ کہتا ہوں ان باتوں سے میرا بد مزا دل ہے

نہ کیوں تفویض کردوں بادشہ ہر کام خالق پر
وہی خود جانتا ہے میرا اچھا یا برا دل ہے

مائل نعت ہے ہر وقت طبیعت میری
اک نظر اس کے کرم کی ہو تو پھر محشر میں

آگیا جا کے مدینہ نہ کیا اپنا مقام
چشم باطن سے جو حاصل ہے حضوری تیری

اس لب پاک کے صدقے کہ کہا تھا جس نے
صورت بلدۂ طیبہ کا ہوں شایق یارب

مانع راہ ہیں ہر چند کہ اسباب جہاں
اندنوں رشک ملائک ہے سعادت میری

حور و غلماں سے مرکو شرما جنت میری
ہائے غفلت یہ میری حیف یہ قسمت میری

کیوں نہ قرباں ہو بصیرت پہ بصارت میری
زائر روضہ پہ واجب ہے شفاعت میری

آرزو جلد یہ برلا کسی صورت میری
شوق کو اور بڑھا دیتی ہے ہمت میری

تیرے رخسار سے تشبیہ نہ دونگا ہرگز
ماہ و خورشید کریں لاکھ لجاجت میری

بادشہ مجھ کو ہے شاہانِ جہاں سے کیا کام
درِ احمدؐ کی گدائی میں ہے عزّت میری

اوصاف مصطفےٰ نہ کسی سے رقم ہوے
عاجز تمام اہلِ قلم یک قلم ہوے

الفت میں مصطفےٰ کی جو ثابت قدم ہوے
دنیا میں آخرت میں وہی محترم ہوے

پرسش کا خوف کیا ہمیں دوزخ کا کیا خطر
محشر میں جب شفیع وہ شاہِ امم ہوے

برپا جو تو نے دینِ متیں کا علم کیا
کفار سرنگوں ہوے بت منہدم ہوے

خلقِ عظیم حق نے کہا شان میں تری
اعدائے دیں مسخر خلق و کرم ہوے

کہہ دیں یہ ان سے جو رہِ حق میں ہوے نثار
تم کامیاب ہوگئے محروم ہم ہوے

توحیدِ حق سے ہوگیا پُر نور اک جہاں
روشن فقط نہ کشورِ عرب عجم ہوے

ہم کیا سنائیں قومی تنزل کی داستاں
جتنا بڑھے ہوے تھے ہم اتنا ہی کم ہوے

سچا ہو عشق چاہیے سچا کلام اب
فرضی جو عاشقاں تھے وہ سب کالعدم ہوے

جز نعتِ پاک کچھ نہیں لکھتے ہو بادشاہ
تم شاعرانِ دہر میں کیا مغتنم ہوے

زباں جب تک دہن میں اور تن میں جان باقی ہے
رسول اللہ کی مدح و ثنا ہر آن باقی ہے

قسم حق کی ہے بیشک ہم چلے جائینگے جنت میں
ہمیں کیا خوف محشر ہے اگر ایمان باقی ہے

نبی باقی نہیں دنیا میں لیکن اس نے چھوڑا ہے
اِدھر آل اسکی باقی ہے اُدھر قرآن باقی ہے

نہ ہو تعظیم گر اونکی نہ ہوں گر انکے ہم پیرو
تو پھر کیا دین کی عظمت ہے پھر کیا شان باقی ہے

دوبارہ دیکھ لوں آنکھوں سے میں روضہ پیمبر کا
کوئی ارمان نہیں دل میں یہی ارمان باقی ہے

خوشی میں اس مہ میلاد کے ہیں سب کے سب داخل
ملک باقی نہ جن باقی نہ یہ انسان باقی ہے

طفیل احمد مرسل الٰہی بخش دے اسکو
جہاں میں **پادشہ** اک عبد نافرمان باقی ہے

دل کو نبی کے عشق کا مظہر بنائینگے
ہم بھی خدا کے گھر کو منور بنائینگے

ذکر نبی کا آئینہ دکھلا کے خلق کو
طبع رسا کو آج سکندر بنائینگے

اوراق دل پہ نعت کا دفتر لکھینگے ہم
رگہائے جاں کے تار کا مسطر بنائینگے

آنکھیں بچھاتے جائینگے یثرب کی راہ میں
ہم سر کو اپنے پاؤں کا ہمسر بنائینگے

دیکھینگے پھر دوبارہ مبارک وہ آستاں
بگڑا ہے بخت اسکو مکرر بنائینگے

رگڑیں وہاں جبیں کو پئے سجدۂ خدا
داغ جبیں کو غیرت اختر بنائینگے

کرتے ہیں وصف نکہت گیسو کا ہم ترے
مجلس کو ساری آج معنبر بنائینگے

اعدائے دیں کے دلمیں خلش کیوں نہ ہو فزوں
ای نوک خامہ ہم تجھے نشتر بنائینگے

ہے تیرے آفتاب ہدایت کا یہ بیاں
ہم ذرہ ذرہ کو مہ انور بنائینگے

ہر خار میں عیاں گل رعنا کا ڈھنگ ہو
ہر یک خذف کو روکش گوہر بنائینگے

روئینگے گر نہ پائینگے جنت میں تیری دید
آنکھوں کو اپنی چشمۂ کوثر بنائینگے

جب ہم سنائینگے تری رحلت کا واقعہ
ہر صف کو خلق کے صف محشر بنائینگے

حق نے کہا کہ تجھ سا کوئی ذی شرف نبیؐ
ہم نے نہیں بنایا نہ ایساپھر بنائینگے

خوباں بھی وصف احمد مرسلؐ کے واسطے
صلِّ علیٰ کے لفظ کا زیور بنائینگے

میلاد کی خوشی میں چراغاں کرینگے ہم
ہر اک مکاں کو خلد کا منظر بنائینگے

چرچے رہینگے وعظ و قصائد کے جابجا
عقبیٰ کے زاد راہ کو بہتر بنائینگے

ہم کو ذریعہ نعت نبی کا ہے مکتفی
یثرب میں قبر اپنی مقرر بنائینگے

اشعار بادشاہ یہ کہتے ہیں بار بار
ہم مومنوں کے دل کو مسخر بنائینگے

جہاں میں تم سا کوئی صاحب جمال بھی ہے
کہ جسکا عاشق شیدا وہ ذوالجلال بھی ہے

ہے راضی ان سے خدا جو تمہارے ہیں عشاق
رضائے حق سے کوئی عمدہ تر نوال بھی ہے

ہمیشہ مست ہیں ہم عشق سرور دیں میں
یہ وہ شراب ہے جو پاک اور حلال بھی ہے

تصدق اس شہ والا کی ذات ہیں جسکی
کرم ہے قہر ہے بینت ہو اعتدال بھی ہے

صحابی دونوں ہیں دونوں ہیں جاں نثار نبیؐ
اگر صہیب اُدھر ہے ادھر بلال بھی ہے

ہلال و بدر سے عالم پہ کھل گیا یہ راز
کمال حسن کو ہے آخر اسے زوال بھی ہے

نبیؐ کے خال سے غیرت ہے تخم تاباں کو
خجل اس ابروئے خمدار سے ہلال بھی ہے

فقط تمہاری محبت نہیں ہے سینہ میں
متاع شوق سے دل میرا مالامال بھی ہے

شفیع تم ہو ہمارے تو امتی ہم سب
نجات پانے میں کیا ہم کو احتمال بھی ہے

دوبارہ مجھ کو مدینہ میں جلد بلوالو
یہ آرزو ہے یہی تم سے اب سوال بھی ہے

دماغ میں ہیں خیالات ساری دنیا کے		بھلا کسی کو کبھی موت کا خیال بھی ہے
ہمارے واسطے تا حشر بس ہیں یہ دو چیز		کلام پاک ہے اک ایک تیری آل بھی ہے

نظر کرم کی ہو اس بادشاہ عاصی پر
حقیر و عاجز و بیکس ہے خستہ حال بھی ہے

رخ مہر انور شب رنگ گیسو پیشانی رشک بدر الدجا ہے
ابرو مہ نو انجم ہیں دنداں سرخی شفق کی لب پر فدا ہے
سرو چمن گر قامت کو لکھے کب راستی اس مضمون میں ہے
ہے بے بصر وہ آنکھوں کو تیری مانند نرگس جس نے کہا ہے
تشبیہ کوئی دینی ہے بیجا نور خدا ہے تیرا سراپا
حور و ملک سب تیرے ہیں شیدا ہر اک کے لب پر صل علا ہے
مقبول رب معبود ہے تو دونوں جہاں کا مقصود ہے تو
گر تو نہ ہوتا کچھ بھی نہ ہوتا ہونے سے تیرے سب کچھ ہوا ہے
جب اک اشارہ تیرا ہوا ہے ٹکڑے ہوا چاند آسماں سے
تو نے مبارک انگشت سے کیا پانی کا چشمہ جاری کیا ہے
سایہ زمیں پر کوئی نہ دیکھا بے سایہ تیرا ہے جسم والا
تو نے قدم جس کوچہ میں رکھا کوچہ وہ رشک گلشن بنا ہے
تیرا لقب تھا ظاہر میں امی حاصل تھا تجھ کو علم لدنی

ہیں کونسے وہ اسرار و معنی مخفی جو تجھ سے حق نے رکھا ہے

اعدا تھے تیرے ایذا کے طالب تجھکو کیا ہے حق نے غالب

مشرق سے لیکر تا حد مغرب دین متیں کا ڈنکا بجا ہے

قایل ہوں تیرے گر جن و انساں کیا ہے عجب اے سالار اکواں

ہر ہر شجر اور ہر برگ بستاں تصدیق تیری کرنے لگا ہے

قرآن حمید دم سنتے تھے تجھ سے ہوتے تھے حیراں فصحا عرب کے

جز ماننے کے چارہ نہ دیکھے کہتے تھے کیا یہ حیرت کی جا ہے

ہمجنس ہیں گو لعل اور پتھر کب لعل سے یہ پتھر ہو ہمسر

گرچہ بشر ہے تو اے پیمبر تجھ کو بشر گر کہئے خطا ہے

پابند عصیاں ہوں میں سراسر تو ہی میرا محشر میں یاور

چشم کرم کر اس بادشہ پہ یہ بھی تری ہی در کا گدا ہے

خمسہ تضمین غزل قدسی

بخشا خالق نے تجھے تاج شفاعت اے نبی	واہ کیا خلعت رحمت ہے تری تن پہ پھبی
ہم کہینگے یہی جب حشر میں ہوگی طلبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جنسیت لعل کو پتھر سے اگرچہ ہے بجا	اگر کہیں لعل کو پتھر یہ نہیں ہے زیبا

بنی آدم میں گنوں تجھکو میں کیونکر شاہا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

اک زلیخا کو تھی یوسف کی محبت ہردم
سارا عالم تجھے کہتا ہے اے فخرِ عالم
عشقِ لیلیٰ میں نہ جز قیس کھا کوئی قدم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی

مصر اور شام عرب سے تھے زیادہ مشہور
لیک عزت یہ عرب کو ہی جو دینی تھی ضرور
فارس و روم تھے سب ملک میں سرسبز فنوں
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

ذات اقدس تھی تری چشمۂ فیض و انعام
پھول کر مارے خوشی کے ہی کہتے تھے مدام
کیوں نہ سیراب ہو باغ دل انصار کرام
نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

جب زمیں پر ہوا پیدا تو اے شاہ لولاک
واہ کس ڈھب سے تجمل اسکو کیا ایزد پاک
فخر افلاک پہ کرتی تھی زمیں بہ بیباک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

بحر عالم میں تری چاہ سے اے خضر صفات
کیوں نہ ہم ماہی بے آب سا تڑپیں دن رات
موجزن سینہ میں کیا کیا نہ الم ہیں ہیہات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات
لطف فرما کہ ز حد می گذرد تشنہ لبی

آئے کب حشر میں میرا کوئی دمساز نظر
دست و پا میرے مجھے آتے ہیں غماز نظر
بس ہے اس عاصی کو اک تیری سرافراز نظر
چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

شبِ معراج تو فردوس میں پہنچا جس دم
حور و غلماں لگے سب چومنے آ کے قدم
کہا رضواں نے بصد عجز زباں سے پیہم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ہے مفرح سے ترے وصف کے فرحت دل کی
تیرے معجون محبت سے شفا ہے اپنی
بادشہ تم بھی کرو ورد یہ شعر قدسی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

ایضاً

ہوں میں اک ذرّہ تو خورشید رسالت ہے نبی
وصف خورشید ہو ذرہ سے یہ ہے بوالعجبی
ہر دو عالم میں ہے روشن تری والا حسبی
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور تھا جسم ترا نور کے سانچے میں ڈھلا
کھنچے جب صاف کمربند کمر سے آیا
اور کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں یہاں اس کے سوا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

دیکھے گر روئے مصفا ترا اے شاہ امم
آئینہ ہو گا خجالت سے مکدر ہر دم
بلکہ یوں صاف کہے کھا کے سکندر کی قسم
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

سرزمیں ملک عرب کی تھی نہ آگے مشہور
پر فضا تھی نہ صفا تھی نہ تو سرسبز و فور
اس کا اعزاز بڑھانا تھا خدا کو منظور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبان عربی

کیا کلام اس میں ہے شیریں ترا ہر ایک کلام
تلخ کاموں کو کیا تو نے عجب شیریں کام
ابر رحمت سے ہوں سیراب نہ کیوں خاص و عام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بہ شیریں رطبی

میں ہوں اک بندۂ ناچیز تو سالار امم
میں ہوں کمتر تو ہے برتر میں جفا تو ہے کرم
خوف ہے تا نہ غضب ہو ترا مجھ پہ پیہم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوے تو شد بے ادبی

تھی نہ کچھ پیش نظر طاعت رب اکبر
عین عصیاں میں ہوی آہ مری عمر بسر
مثل نرگس ہمہ تن چشم ہوں شام و سحر
چشم رحمت بکشا سوے من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

قاب قوسین ہے مکاں اور تو شاہ لولاک
تجھ کو ہی وصل سے حق اپنے کیا فرحت ناک
ہو گئے پست ملایک کے بھی فہم و ادراک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

غرق ہیں بحر محبت میں ترے ہم دن رات
کیا خبر دیگی ہمیں خضر ہیں سیل آفات

لب کو تر بھی رہے لب پہ ہمارے یہ بات
ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آب حیات

لطف فرما کہ ز حد می گذرد تشنہ لبی

بادشہ درد سے ہجراں کے جو ہی بیتابی
ہوگی جز شربت دیدار نہ صحت میری

کیوں نہ قدسی کیطرح عرض کرونگا میں بھی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

خمسہ تضمین غزل شمس تبریزی

جنذا در بزم عرفاں شمع نور افزا توئی
کعبۂ مقصود خلق و ہادی والہا توئی

عاصیاں را روز محشر مامن و ملجا توئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی

برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

عالم بالا پہ جا کر کون یوں آیا شتاب
دولت دیدار حق سے کون ہے یوں کامیاب

قاب قوسین کا ملا تجھ کو مقام باصواب
در شب معراج بودے جبرئیل اندر رکاب

پا نہادہ بر سر یر گنبد خضرا توئی

مظہر اسرار رب بیشک ہے تیری ذات پاک
تجھ سے ہی ہم پر کھلے توحید کے رمز و نکات

صورت انجم درخشاں کیوں نہ ہوں تیرے صفات — نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات

نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی

یا نبی شیطاں نے ڈالی ہم پہ غفلت کی کمند — قید میں حرص و ہوا کے ہو گئے ہم سخت بند

رحم کر اب رحم کر اے عاجزوں کے دردمند — یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند

عاجز انداز راہ بنما رہنما شاہا توئی

بادشہ بالا ہے بام مدحت خیر الوریٰ — کیا کرے پرواز تیرا طایر فکر رسا

جس جگہ قاصر ہیں سارے انبیا و اولیا — شمس تبریزی چہ داند نعت تو پیغمبرا

مصطفیٰ و مجتبیٰ و سید اعلیٰ توئی

خمسہ تضمین قصیدۂ نظام

یہ کسکی الفت سے میں طپاں ہوں یہ کسکے دیدار کا ہوں خواہاں

بھرے ہیں میرے دل اور جاں میں ہزاروں حسرت ہزار ارماں

خبر رساں ہے نہ کوئی میرا مری تسلی کا ہے یہ ساماں

صبا بسوے مدینہ رو کن ازیں ثنا گو سلام برخواں

بگرد شاہ رسل بگرد و بصد تضرع پیام برخواں

ہے میرا ممدوح مومنو وہ ہے جس کا مداح رب یزداں

محبت اسکی ہے اصل ایماں اسی کا ہے ذکر جانِ عرفاں

چمن میں عالم کے مثل بلبل ہوں یوں ہی میں نغمہ سنج ہر آں

صبا بسوئے مدینہ رو کن ازیں ثنا گو سلام برخواں

بگرد شاہ رسل بگردد بصد تضرع پیام برخواں

وہ ہیں مبارک کہ جن کے دل ہیں نبیؐ کے عشق و ولا سے مملو

خوشا نصیب ان کے جن کو ہر دم ملا زیارت کا عمدہ قابو

فلاح عقبیٰ جو چاہتا ہے دلا یہ غفلت کو چھوڑ کر تو

بنہ بچندیں ادب طرازی سرِ ارادت بخاک آں کو

صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں

میں واصف روئے مصطفیٰ ہوں نہیں ہے گلشن سے کام مجھکو

ہوں شیفتہ ان کے گیسوؤں کا غرض نہ سنبل سے ہے سرمو

کدھر ہے تو اے نسیم سحری بھٹکتی پھرتی ہے کیوں ہر اک سو

بنہ بچندیں ادب طرازی سرِ ارادت بخاک آں کو

صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں

مزار اس سید البشر کا خدا ان آنکھوں کو میرے دکھلائے

کروں تمنا نہ اور کوئی جو مدعا میرا مجھ کو مل جائے

وہاں جو پہنچوں تو روح سے میری دمبدم مجھ کو یہ صدا آئے

به باب رحمت گہے گزر کن به باب جبریل گہ جبیں سائے

سلام ربی علیٰ نبی گہے به باب السلام برخواں

دلا مزار رسول حق پر ترا مقدر جو تجھ کو پہنچاے
قسم خدا کی خوشی کے مارے تیرا کچھ عالم ہی اور ہو جاے

تو کر لے ہر در سے فیض حاصل پھر ایسی دولت کہاں سے تو پاے
به باب رحمت گہے گذر کن به باب جبرئیل گہ جبیں سائے

سلام ربی علیٰ نبی گہے به باب السلام برخواں

ای ختم مرسل شفیع محشر شه دو عالم حبیب والا
یه تیرا رتبه ہے کس نے پایا تجھے جو پایا خدا کو پایا

تری زیارت کا یه طریقه بیان کرتے ہیں بعض عرفا
بشو ز خود صورت مثالی نماز بگزار اندر آں جا

بصوت خوش سورهٔ محمد تمام اندر قیام برخواں

لکھی ہے غزل نظام کی ہیں نے آج تضمیں بطرز نیکو
زہے سعادت زہے مقدر جو اس کو شرف قبولیت ہو

حضور نبوی میں جانیوالوں سے تم بھی اے بادشاہ کہدو
بنغمهٔ دردآشنا شو بلحن داؤد ہم نوا شو

به بزم پیغمبر ایں غزل را ز عبد عاصی نظام برخواں

خمسہ تضمین غزل کافی

بخت خوابیدہ نہ کیوں اپنا جگانا چاہیئے
باغ جنت حشر میں خالق سے پانا چاہیئے
نعمت عظمیٰ یہ بیشک ہاتھ لانا چاہیئے
بار عشق احمدی کافی اٹھانا چاہیئے
اگر نہیں یہ غم تو غم سے مرہی جانا چاہیئے

ختم مرسل سرور دیں دو جہاں کے پیشوا
آپکی گر الفت نہو پھر دعویٔ ایماں ہے کیا
مال و جان و دل زن و فرزند سب انپر فدا
جبکہ ٹھیرے عین ایماں حب محبوب خدا
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے

رحمت عالم لقب ہے آپکا ہی یا رسول ؐ
کب ہے وہ مومن کرے جو آپکا فرماں عدول
آپکی ہوگی شفاعت درگہ حق میں قبول
دین و ایماں آپکی الفت سے ہونا ہے حصول
طالب ایماں کو یہ باتیں سنانا چاہیئے

نزع تک امت کا تھا غمخوار جو شام و سحر
حق تعالیٰ کے غضب کا کیا نہیں خوف و خطر
اسکی الفت سے رہیں ہم کسطرح اب بیخبر
ہیں کدھر وہ منکران الفت خیر البشرؐ
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیئے

حب احمد کی نہیں جن گمرہوں کو کچھ طلب
گر خدا چاہے نہیں اے مومنو اس کا عجب
انکو شیطان لعیں نے آہ بہکایا ہے اب
شاید آجائیں طریق راستی پر بے ادب

درس عشق مصطفائی کو سنانا چاہیئے

دو جہاں میں سب سے بزرگ کسکی عزو شان ہے — قرب حق کی راہ کس کے عشق سے آسان ہے
غافلو تم ہو کدھر یہ کیا تمہارا دھیان ہے — کچھ بھی گر دل میں تمہارے خواہش ایمان ہے
ہر بشر سے آپکو محبوب جانا چاہیئے

نور خالق تھا سراپا حبذا اصل علےٰ — دل مصفا تن مجلا حبذا اصل علےٰ
زلف مشکیں ماہ سیما حبذا اصل علےٰ — روئے اطہر خوئے والا حبذا اصل علےٰ
ایسے محبوب خدا سے دل لگانا چاہیئے

گلشن حسن نبی کا گر تصور ہو ذرا — غنچۂ دل کیا نسیم شوق سے ہوتا ہے وا
موجب فرحت ہے بیشک آپکی ہر اک ادا — یاد کر لطف تبسم سید کونین کا
دل یہی کہتا ہے ہر دم مسکرانا چاہیئے

تر زبان رہتا ہے جو ذکر شہ لولاک سے — اسپہ نازل رحمت حق کیوں نہو افلاک سے
یاد شہ ہے یہ صدا ہر دم دل غمناک سے — سیری کافی نہیں ممکن ہے نعت پاک سے
عندلیب زار کو گل کا فسانا چاہیئے

خمسہ تضمین غزل لطف

غمزدہ ہوں کس حصول مدعا کے واسطے — کب رسائی ہوگی بخت نارسا کے واسطے

چشم و دل ہیں وقف آہ و بکا کے واسطے — اے فلک لے چل مدینہ کو خدا کے واسطے

دل تڑپتا ہے حبیب کبریا کے واسطے

مظہر نور خدا اور خاتم پیغمبراں — شافع روز قیامت باعث کون و مکاں

گو کہ ہے قرآں میں بیحد شان والا کا بیاں — لائے یہ بندہ کہاں سے حق تعالیٰ کی زباں

احمد مرسل ترے وصف و ثنا کے واسطے

اشرف خلق خدا ہے آپ کا بیشک وجود — آپ کے باعث ہوا سب بے نمودوں کا نمود

تھی رواں ہر دم نسیم رحمت رب ودود — باغ میں جا کر پڑھا جب روح احمد پر درود

کھل گئے غنچوں کے منہ صل علیٰ کے واسطے

جرم میں اس عمر کو برباد ہم نے کر دیا — حیف ہے ہم سے نہ کوئی کام نیکی کا ہوا

بس ہے یہ ہم کو وسیلہ مغفرت کا ای خدا — لے چلے ہیں اس جہاں سے داغ عشق مصطفےٰ

اور اب کیا چاہئے روز جزا کے واسطے

قدرت خالق ہوی جلوہ نما بہر نبیؐ — نعمتیں حق نے کئی کیا کیا عطا بہر نبیؐ

عقدۂ لاحل بھی ہو تو ہوگا وا بہر نبیؐ — ہوتی ہے مقبول درگاہ خدا بہر نبیؐ

ہاتھ جب امت اٹھاتی ہے دعا کے واسطے

گو کہ ہوں بیمار دائم ہجر کے آزار کا — واسطے صحت کے بس ہے آپکی چشم عطا

بلکہ کیا میری حقیقت اور کیا رتبہ مرا — بارگاہ احمد مرسل ہے وہ دار الشفا

آئینگے عیسیٰ جہاں اپنی دوا کے واسطے

نور حق سرتاپا تھا حسن سراسر عیاں
اس طرح محو لقا ہے دل ہمارا ہر زماں
مہر و مہ میں یہ تجلی یہ ضیا ہو گی کہاں
ظلمت شب پر ہوا ہے روز روشن کا گماں
روئے ہیں حبیب رات اس بدر الدجا کے واسطے

کیوں رہوں خار عذاب حشر سے خاطر ملول
اے فرشتو تم تنبیہ ہو اور کسکو ہے حصول
دامن امید میں ہیں نعت پیغمبر کے پھول
گور کی گرمی سے گھبرایا جو مداح رسول
کھل گئی جنت کی کھڑکی بس ہوا کے واسطے

راہ عرفاں میں جسے حاصل ہوا صدق و یقیں
بادشہ نا واقفوں کو اسے کچھ بہرہ نہیں
عین عشق حق ہے اسکو عشق ختم المرسلیں
میم احمد کے نہ کرنا راز کو افشا کہیں
بند کر اے لطف منہ اپنا خدا کے واسطے

خمسہ تضمین غزل لاادری

مجھے اب راہ عرفاں کی دکھا دو یا رسول اللہ
غم دنیا مرے دل سے مٹا دو یا رسول اللہ
مزہ عشق حقیقی کا چکھا دو یا رسول اللہ
محبت غیر سے میری چھڑا دو یا رسول اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا دو یا رسول اللہ

اگر کشت جہاں میں تخم کچھ نیکی کا میں بوتا
نہیں ہے کچھ خبر اتنک عبث اوقات ہوں کھوتا
ثمر پاتا قیامت میں نہ دلکو رنج یہ ہوتا
لگا تکیہ گناہوں کا پڑا ہوں رات دن سوتا

مجھے اس خوابِ غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

تمہارے حُسن پر نثار ہا سب اپنا مال و زر واروں
حقیقت مال و زر کی کیا ہیں اپنا چشم و سر واروں
کبھی دل لکھو کروں صدقے کبھی اپنا جگر واروں
مرے تن کی رگِ جاں آپ کے اقدام پر واروں

مجھے اس روزِ محشر میں بچا دو یا رسول اللہ

مشرف یا نبی فرمائیں مجھ کو آپ رویت سے
سماؤں گا نہ اپنے پیرہن میں پھر مسرت سے
کہوں نزدیک جا کر یوں ادب سے اور منت سے
تمنا ہے سخن سننے کی دل میں ایک مدت سے

لبِ شیریں سے دو باتیں سنا دو یا رسول اللہ

تمہارا کلمہ طیب زباں پر جو کہ لاتے ہیں
عذابِ نزع سے ہرگز نہیں وہ خوف کھاتے ہیں
کہاں آیا دشمنِ خویش و اقارب کام آتے ہیں
اندھیری قبر میں مجھ کو اکیلا چھوڑ جاتے ہیں

شفاعت کا دیا روشن لگا دو یا رسول اللہ

خمسہ لغنیہ

قصد ہے اے طبع کوئی نظم اب خوشتر لکھوں
ہر سخن شیریں مثال قند اور شکر لکھوں
وصف کچھ گیسو کا یا وصفِ رخِ دلبر لکھوں
قصۂ ہجراں لکھوں یا عشق کا دفتر لکھوں

سب سے بہتر ہے کہ نعتِ ختمِ پیغمبر لکھوں

یا نبی دونوں جہاں میں کون ہے تیری مثال
سب ہیں عاشق حق کے لیکن تیرا عاشق ذوالجلال
سارے اگلے انبیا کو تھے عطا جو کمال
ذات والا میں تری سب جمع تھے بے قیل و قال

کیا مجھے طاقت کہ تیرا رتبہ برتر لکھوں

واسطے تیرے ہوا ہے سارے عالم کا ظہور
تو نہ ہوتا تو ظہور خلق تھا پھر کیا ضرور
کیا ملک کیا جن و انساں اور کیا غلمان حور
سب کا تو سرور ہے سب کو ہم میں محبت پیغمبر حضور

قدرت خالق کا تجھکو کیوں نہیں مظہر لکھوں

کی فقط اک حسن و خوبی حق نے یوسف کو عطا
نور سے اپنے یہاں تن کو ترے رخشاں کیا
طور پر موسیٰ کو واں معراج کا منصب ملا
عرش اعظم کے پرے تجھکو یہاں بلوا لیا

کونسا رتبہ ترا اے دین کے رہبر لکھوں

نفسی نفسی جب کہینگے انبیائے نامدار
امتی کو کون ہے جز تیرے اے عالی وقار
ہووے گر اک جنبش لب تیری پیش کردگار
اہل عصیاں سیکڑوں ہو جائینگے دوزخ سے پار

کیا تری قابل ثنا اے شافع محشر لکھوں

سر بسر میں معصیت میں مبتلا ہوں آہ آہ
جز ترے محشر میں مجھکو ہے کہاں جائے پناہ
کیا مری طاقت مجھے کس علم میں ہے دستگاہ
کس زباں سے مدح کا دعویٰ کروں اے بادشاہ

کون ہوں کیا جانتا ہوں کیا لکھوں کیونکر لکھوں

قصیدہ

جوش پر بحر سخن آج ہے دریا دریا
نقطہ نقطہ ہے قلم کا مرے دُرِ یکتا
ہر نفس کیوں نہ ہو اب ہمنفس باد سحر
گلشن طبع سے کھلتے ہیں شگوفے کیا کیا

پست ہر چند ہوں لیکن ہے مرا عزم بلند
نارسا گرچہ ہوں رکھتا ہوں مگر ذہن رسا

اوج پہ ہے مرا شہباز جناں آج کے دن
سر جھکا دینگے نہ کیوں طائر معنی صدہا

آہو گیری کا عدو کے نہیں کچھ خوف مجھے
چشم بد دور ہیں منظور نظر ہوں سب کا

ہر سخنور ہو نہ کیوں صورت مجنوں مجنوں
مثل محمل ہے مری فکر تو مضموں لیلا

دیکھے فرہاد اگر عذب بیانی میری
کیا عجب عشق ہو شیریں کا جو اسکو پھیکا

کیوں نہ نازاں ہیں ہوں خامۂ قرطاس ہیں اب
یہی گو ہے یہی میداں یہی چوگاں میرا

میرے مضموں کی صفائی سے ہی حیرت اسکو
دل آئینہ کو بے وجہ نہیں ہے سکتا

چشمۂ فکر سے ہو میرے جو کوئی سیراب
خضر سا اسکو ملے ذائقۂ آب بقا

کس کو ہیہ فخر نہیں میرا پسند خاطر
کون کہتا ہے تعلّی ہے یہ میری بیجا

یعنے ہیں اس کا نہ دل سے ہوں مجو توصیف
خالق ہر دو سرا جس کا ہے خود مدح سرا

ہے وہی فخر رسل فخر زماں فخر زمیں
فخر کا لفظ ہے خود فخر اسی سے پایا

جتنے اعزاز تھے جتنے تھے کمال و درجات
پائے سب اسنے مگر ایک خدائی کے سوا

دین اس کا ہو نہ کیوں ناسخ ادیان سلف
مہر کے آگے کہاں رہتی ہے انجم کی ضیا

جستجو ساری جہاں کو ہو رضائے حق کی
حق کو مطلوب اگر ہے تو فقط اسکی رضا

جو جو ہونا تھا ہوا اسکے ہی ہونیسے عیاں
اسکے [illegible] کوئی نہ اس پر ہوگا

اسکی آمد کے ہی تھے جملہ رسل مژدہ رساں
اسکی امت [illegible] تھے ان سب کو رجا

اسکو ہے ربط عجب عالم و حق کے مابین
نزد عرفا ہے لقب برزخ کبری اسکا

تھا وہی پل میں زمیں سے جو گیا عرش بریں
اسکو حاصل ہوا دیدار الٰہی بے کیف
کس گنہگار کو دوزخ سے رہائی ہوتی
درگہ حق میں شفاعت ہوئی اسکی مقبول
اسکے اعجاز کا اور اسکے خصائص کا بیاں
جس طرح جسم سے ہے روح ہماری الطف
اسکے ہی پشت پہ تھی مہر نبوت روشن
کیا یہ یکتائی محبوب تھی حق کو منظور
یا کہو نور الٰہی کا تھا سایہ جب وہ
ابر گر سایہ فگن اوسپہ ہو کیا اوسکا عجب
اس گل گلشن خوبی کا جو ہوتا تھا گذر
دور و نزدیک سے یکساں وہ سنے آتی تھی
حسن میں اسکے صباحت بھی ملاحت بھی تھی
کیا ملاحت تھی صباحت بھی فدا تھی جسپر
اسکے ہی روئے منور کی خجالت ہے یہ
نہ فقط اسکا سراپا ہی تھا بے مثل و نظیر
دیکھے حضرت آدم بھی یہ کہتے اسکو

کہ وہ پہنچا ہے جہاں کون وہاں تک پہنچا
دیکھنا تھا جو وہ دیکھا وہ جو سننا تھا سنا
روز محشر نہ اگر اس کا سہارا ہوتا
اسکے صدقے سے ہی ہم دیکھینگے جنت کی فضا
کسکو طاقت ہے رقم کر سکے پورا پورا
جسم یوں ہی تھا ہر اک روح سے الطف اسکا
اس کا سایہ تھا زمیں پہ نہ کسی نے دیکھا
اسکے سایہ کا بھی ہونا نہ گوارا رکھا
سایہ کے واسطے سایہ نہیں ممکن اصلا
ذات پاک اسکی تھی خود سایۂ افضال خدا
مثل گلزار ہر اک کوچہ مہک جاتا تھا
اوسکی آواز میں اعجاز تھا کیا حق نے دیا
رنگ و بو پھول میں باہم رہیں جیسے یکجا
کیا صباحت تھی ملاحت ہوئی جسکی شیدا
مہر ابتک ہے طپاں داغ ہے مہ نے پایا
دلربائی میں بھی یکتا تھی ہر اک اسکی ادا
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

وقت شب عائشہ نے پائی ہے اپنی سوزن
اللہ اللہ یہ کیا اسکی تھی دنداں کی ضیا

ہوگیا شور ہوی چاہ انس شیریں تر
جب ذرا سا وہ لعاب اپنے دہن کا ڈالا

آسماں پہ ہوا دم بھر میں قمر دو ٹکڑے
تیغ انگشت سے یک اسنے اشارہ جو کیا

سیکڑوں تشنہ دہاں فوج کے سیراب ہوے
ہوا انگشت سے پانی کا رواں فوارہ

حیف کس منھ سے رسالت کے تھے منکر اعدا
شان میں جسکی شجر اور حجر تھے گویا

اس کی یک ذات میں تھے جمع یہ کیا کیا اعجاز
واہ کس خوبی سے یہ شعر کسی نے لکھا

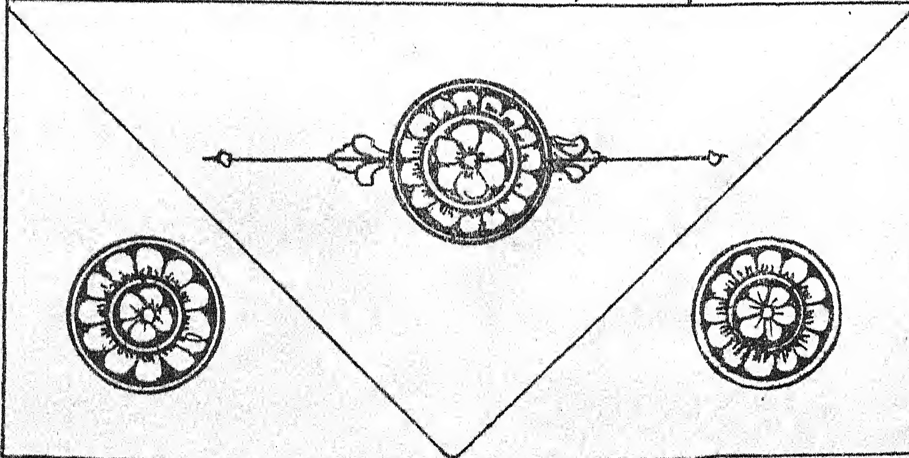
حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو داری تنہا

مدح کیا اس کی لکھے بادشہ ہیچمداں
حوصلہ کچھ نہیں پر اس لئے یہ شوق ہوا

دخل اپنا رہے تا اسکے ثنا گویوں میں
جیسا یوسف کی خریدار بنی تھی بڑھیا

اور کیا چاہئے بہبودی عقبےٰ مجھکو
یہ قصیدہ ہو جو مقبول حضور والا

ختم کرتا ہوں سخن کیجئے سب وردِ زباں
دم بدم صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ



مدح پیغمبر الہ کے متعلق بلبل ہندوستان حضرت علامہ شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی القادری پھلواروی کا گرامی نامہ اور قطعہ تاریخ

نمبر ۳ ٹینری روڈ بنگلور کنٹونمنٹ
۲۹۔ ربیع الثانی روز پنجشنبہ ۱۳۴۳ھ

میرے مخلص عزیز! وعلیکم السلام

فی الواقع میں آپکی فرمایش کو سہو کر گیا تھا۔ خوب ہوا کہ آپ نے یاددہانی کی۔ اسیوقت ایک تاریخ میں نے منظوم کی ہے ارسال خدمت کرتا ہوں میں شاعر و اثر نہیں ہوں۔ ٹوٹے پھوٹے مضامین کو کبھی کبھی نظم کر لیا کرتا ہوں۔ میرے دلمیں عشق محمدی کی بڑی عزت ہے اسلئے آپکے والد ماجد مرحوم کی مداحی رسول و ثناخوانی بارگاہ مقبول کی مجھے بڑی قدر ہے

فاللھم صل علی حبیبک محمد و آلہ ؎

ما ان مدحت محمداً بمقالتی،	لکن مدحت مقالتی بمحمد

قطعۂ تاریخ

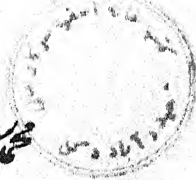
یہ مجموعہ نعتِ پیغمبری ہے	ہر اک شعر میں اسکے اک لہری ہے
ہر اک حرف میں اسکے دہی بھری ہے	کہ جتنا پیو پھر دھری کی دھری ہے
نہیں خشک ہوتی ہے شاخ محبت	یہ ٹہنی ہمیشہ ہری کی ہری ہے
یہ دستار خوانِ رسول امیں ہے	ہر اک شعر جنت کا لحم طری ہے

ہر اک شعر میں اسکے وجد و طرب ہے	ہر اک بیت میں اسکی الفت بھری ہے
وصال پیمبر میں جوش و طرب ہے	فراق محمد میں نوحہ گری ہے
ہر اک جذبۂ دل ہو عرش بریں پہ	ثنائے محمد میں یہ برتری ہے
نہ ہو کیوں ہر اک شعر میں جانفزائی	ثنائے محمد میں جاں پروری ہے
گدائی درِ سید المرسلین کی	مرے بادشہ کے لئے سروری ہے
جسے شغل نعت نبی رات دن ہو	بلا شبہ وہ سعدی و انوری ہے
نہ شاعر۔ نہ ملا۔ نہ تاریخ گو ہوں	نہ یاں شاعری ہے نہ ملاگری ہے
سلیماں مجھے فخر ہے تو یہی ہے	درِ مصطفیٰ پہ مری چاکری ہے
کہاں میں کہاں وہ درِ پاک حضرت	مگر یہ انھیں کی کرم گستری ہے
فیا رب صل و سلم علیہ	جہاں تک تری شان جلوہ گری ہے

ہوئی فکر تاریخ جب مجھکو حاذق

ندا آئی۔ یہ بزم پیغمبری ہے

۱ ۳ ھ ۴ ۳



والسلام

محمد سلیمان قادری چشتی پھلواری

بقلم غلام حسنین ندوی